ماہنامہ
فلاحِ دارین
کراچی
دین و دنیا میں فلاح و کامرانی کا شوق پیدا کرنے والا رسالہ
آوازِ فلاح
مہلت اور مل گئی
مدیر کے قلم سے
خلاصہ مضامین قرآن
سورۃ الرعد
مفتی محمد ثناء الرحمٰن مدظلہ
قال رسول اللہ ﷺ
رمضان کا آخری عشرہ
مفتی زین العابدین
مصیبت اور معصیت
حضرت مولانا حکیم اختر صاحبؒ
روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کی فضیلت
حضرت صوفی اشفاق اللہ مدظلہ
روزہ کے درجات
خلیل موسیٰ
یتیموں کا غم خوار
سیف اللہ
فجر کی پابندی کرنے والوں کیلئے ۱۰ بشارتیں
محمد عثمان انیس درخواستی
حقیقی نیکی
زہیر احمد
بچوں کیلئے
گوشۂ اطفال
شاملِ اشاعت ہے
جلد: ۱۱
رمضان، شوال ۱۴۴۱ھ / مئی، جون 2020ء
شمارہ: ۵-۶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اپنے مال کو زکوۃ کے ذریعے پاکیزہ کرو اور
اپنے مریضوں کو صدقہ کے ساتھ شفاء بخشو
اور مصیبت اور آزمائش کو دعا کے ذریعے ٹال دو
(کنزالعمال ۶/۵۶۰)

صدقہ کی تعریف

صدقہ ایسے عطیہ کو کہتے ہیں جو کسی کے ذمہ واجب نہ ہو بلکہ
اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے احسان کے طور پر دیا جائے

آئیے ہم اپنی بیماریوں اور
پریشانیوں کا علاج صدقے کے ذریعے کریں

دارالافتاء اور لائبریری
کیلئے کتب و دیگر اشیاء کی فراہمی

جمعہ کے مسنون اعمال، خلاصہ مضامین قرآن
کریم اور دیگر کتب کی نشر و اشاعت میں
حصہ ملا کر کثیر تعداد میں لوگوں تک
دینی علم کا پہچانا

ایک بچے کے حفظ میں معاون بنیے
ماہانہ صرف =/1500

مدرسہ مفتاح العلوم کے ماہانہ اور
تعمیری اخراجات میں حصہ ملا کر
ماہانہ خرچ: 300000
سالانہ خرچ: 3600000

مسجد کے ماہانہ اور
تعمیری اخراجات میں حصہ ملا کر
ماہانہ خرچ: =/75000

رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں اپنی زکوۃ، صدقات، عطیات، صدقۃ الفطر اور
روزوں کے فدیہ مدرسے میں جمع کروا کر خدمت قرآن میں حصہ ملائیں

جامع مسجد اسلامیہ بطحہ ٹاؤن
بلاک این نارتھ ناظم آباد کراچی
0333-2173256 0334-3595001

مقامِ اشاعت

جامع مسجد اسلامیہ و مدرسہ مفتاح العلوم

بطحہ ٹاؤن، نارتھ ناظم آباد، بلاک N، بالمقابل کیفے پیالہ ہوٹل، کراچی

پبلشر محمد ثناء الرحمٰن نے دھوم پرنٹنگ پریس آئی آئی چندریگر روڈ سے چھپوا کر جامع مسجد اسلامیہ، بطحہ ٹاؤن، نارتھ ناظم آباد، بلاک N سے شائع کیا۔

شمارہ 30 روپے
سالانہ 400 روپے
سعودی عرب وعرب امارات وغیرہ 25 امریکی ڈالر
امریکہ ویورپ وغیرہ 45 امریکی ڈالر

اشتہارات کیلئے اور رسالہ موصول نہ ہونے کی صورت میں اس نمبر پر رابطہ کریں: 0334-3595001

فہرست

☆ مناجات .... انتخاب: محمد یوسف ۳
☆ نبی اکرم، شفیع اعظم، دکھے دلوں کا سلام لے لو........ قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ...... ۴
☆ آوازِ فلاح .... ﴿مہلت اور مل گئی﴾ .... مدیر کے قلم سے ۵
☆ خلاصہ مضامین قرآن .... ﴿سورۃ الرعد﴾ .... مفتی محمد ثناء الرحمٰن مدظلہ...... ۷
☆ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .... ﴿رمضان کا آخری عشرہ﴾ .... مفتی زین العابدین ۹
☆ درسِ قرآن کریم کا ایصالِ ثواب .... حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ...... ۱۱
☆ فجر کی پابندی کرنے والوں کیلئے ۱۰ بشارتیں .... محمد عثمان انیس درخواستی...... ۱۳
☆ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کی فضیلت .... حضرت صوفی اشفاق اللہ مدظلہ...... ۱۵
☆ عظیم الشان محل .... مولانا عبدالقادر صاحب ۱۷
☆ مصیبت اور معصیت .... حضرت مولانا حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ...... ۱۸
☆ ہمارا یقین .... محمد نافع مدنی ۱۹
☆ ظلم سے بچیے .... جہانزیب ۲۰
☆ کن کن وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے .... ابوالحسنات ۲۲
☆ زبیدہ کی ایک نیکی پر مغفرت .... مولانا صفدر ۲۴
☆ موت کا منظر .... سرفراز احمد ۲۵
☆ ماں کی دعائیں اولاد کے حق میں قبول ہوتی ہیں .... ابن سید وارثی ۲۶
☆ یتیموں کا غم خوار .... سیف اللہ ۲۸
☆ روزہ کے درجات .... خلیل موسیٰ ۳۰
☆ ختم قرآن .... راحت عثمانی ۳۲
☆ صدقہ فطر ادا کیجیے .... ابوسیرہ ۳۴
☆ قیامت کیا ہے؟ .... احمد بلال ۳۵
☆ توفیق سجدہ، بے کیف سجدہ .... ابن زاہد اشرفی ۳۶
☆ صبر وشکر: چین وسکون کے دو اہم سبب .... محمد شاہ زیب نواب ۳۷
☆ آپ بھی پوچھیے .... دارالافتاء مدرسہ مفتاح العلوم ۴۱

گوشۂ اطفال

☆ الباری جل جلالہ (ٹھیک ٹھیک بنانے والا) .... عائشہ مجیب ۴۷
☆ تعلیم الاسلام .... کفیل احمد عبدالرحمٰن ۴۹
☆ تم واقعی بڑے ہو چکے ہو .... ابوسید ۵۱
☆ اچھی تربیت بہترین صدقہ جاریہ .... ابوحماد ۵۵
☆ برکت حاصل کرنے کی کوشش .... اسید احمد ۵۸
☆ نیا موبائل .... عائشہ صدیقی ۶۰
☆ بندی پہلوان .... وقار محسن ۶۴
☆ حقیقی نیکی .... زہیر احمد ۶۷
☆ اقوالِ زرّیں .... محمد علیم نظامی ۶۹
☆ سدا مسکراتے رہو ۷۱

گرچہ میں بدکار و نالائق ہوں اے شاہ جہاں ‏ ‏ ‏ ‏ پر تیرے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

کشمکش سے، ناامیدی کی ہوا ہوں میں تباہ ‏ ‏ ‏ ‏ دیکھ مت میرے عمل، کر لطف پر اپنے نگاہ
یارب اپنے رحم و احسان و عطا کے واسطے

چرغِ عصیاں سر پہ ہے زیرِ قدم بحرِ الم ‏ ‏ ‏ ‏ چارسو ہے فوجِ غم، کر جلد اب ابرِ کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے ‏ ‏ ‏ ‏ اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کے واسطے
ہے عصائے آہ مجھ بے دست و پا کے واسطے

نے فقیری چاہتا ہوں، نے امیری کی طلب ‏ ‏ ‏ ‏ نے عبادت، نے ورع، نے خواہش علم و ادب
دردِ دل، پر چاہیے مجھ کو خدا کے واسطے

عقل و ہوش و فکر اور نعمائے دنیا بے شمار ‏ ‏ ‏ ‏ کی عطا تو نے مجھے، پر اب تو اے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آئے سدا کے واسطے

حد سے ابتر ہوگیا ہے حال مجھ ناشاد کا ‏ ‏ ‏ ‏ کر مری امداد اللہ، وقت ہے امداد کا
اپنے لطف و رحمت بے انتہا کے واسطے

گو میں ہوں اک بندۂ عاصی غلام پرقصور ‏ ‏ ‏ ‏ جرم میرا حوصلہ ہے نام ہے تیرا غفور
تیرا کہلاتا ہوں میں جیسا ہوں اے ربِ شکور

اَنْتَ شَافٍ اَنْتَ کَافٍ مُهِمَّاتِ الْاُمُوْرِ
اَنْتَ حَسِی اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْلُ

نبی اکرم، شفیع اعظم ﷺ، دکھے دلوں کا سلام لے لو

قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نبی اکرم شفیعِ اعظم، دکھے دلوں کا سلام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں پیام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا، نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں ہے کوئی ناخدا ہمارا، خبر تو عالی مقام لے لو

قدم قدم پہ خوف رہزن، زمین بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا بدظن تم ہی محبت سے کام لے لو

عجیب مشکل میں کارواں ہے، نہ کوئی جادہ ہے نہ پاسباں ہے
بشکل رہبر چھپے ہیں رہزن، اُٹھو ذرا انتقام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے، کبھی مذاق جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے، خبر تو خیرالانام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آگئے ہیں، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیب مزارِ اقدس پہ جاکے ایک دن
سناؤں ان کو میں حال دل کا، کہوں میں ان سے سلام لے لو

نبی اکرم شفیعِ اعظم، دکھے دلوں کا سلام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں پیام لے لو

صلّی اللّٰہ علی النّبیّ الامّیّ.

قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ط

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۲)

ترجمہ: اور ہم وہ قرآن نازل کررہے ہیں جو مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت کا سامان ہے۔

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ بھی اس شمارہ کی اشاعت تک شروع ہو چکا ہوگا یا ہونے والا ہوگا جو کہ قرآن کریم کا ہی مہینہ ہے اور اس مہینے میں جس نے اپنا تعلق قرآن کریم کے ساتھ جوڑ لیا مضبوط کرلیا قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر عمل کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا وہ کامیاب ہوگیا اس کے باطنی معاملات درست ہونا شروع ہو جاتے ہیں اس کے قلب کی اصلاح ہونے لگتی ہے اس کے دل میں اللہ کی محبت اور اسکی کبرائی کا ڈر پیدا ہونے لگتا ہے جس کی وجہ سے ہر کام کے اندر اللہ کی رضا تلاش کرنے لگتا ہے یعنی قرآن کریم سے تعلق اس کے قلب اور باطن کی گندگیوں کا علاج کر دیتا ہے اور یہ متفق علیہ ہے کہ قرآن کریم قلوب کے لئے شفاء اور شرک وکفر اور اخلاق رزیلہ اور امراض باطنہ سے نفوس کی نجات کا ذریعہ ہے۔

اسی طرح قرآن کریم انسان کے ظاہر کے لئے بھی شفاء اور رحمت ہے حدیث شریف کی کتابوں میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث موجود ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت سفر میں تھی کسی گاؤں کے رئیس کو بچھو نے کاٹ لیا لوگوں نے حضرات صحابہ سے پوچھا کہ آپ کچھ اس کا علاج کر سکتے ہیں انہوں نے سات مرتبہ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا مریض اچھا ہوگیا۔ اسی طرح متعدد روایات میں خود آپ ﷺ کا معوذات پڑھ کر دم کرنا بھی ثابت ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن ظاہر اور باطن دونوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے اس لئے مسلمانوں کو اپنے باطن کا علاج بھی قرآن کریم کے ذریعے کرنا چاہئے اور ظاہر کے لئے بھی قرآن کریم سے ہی مدد لینا چاہئے۔

آج کل دنیا بھر کے اندر کرونا وائرس پھیلا ہوا ہے اور اسی طرح دوسرے وائرس اور وبائیں آتی

جاتی رہتی ہیں ایک مسلمان کو جہاں ظاہری اسباب کو اختیار کرنا چاہیئے وہیں ان امراض کے پائے جانے کے وقت قرآن کریم سے بھی علاج کرنا چاہیئے۔

قرآن کریم سے علاج کا صرف یہ مطلب نہیں کہ آدمی صرف وظائف کا پڑھنا شروع کردے بلکہ اصل یہ ہے کہ فرائض کے ساتھ ساتھ وظائف کا بھی اہتمام کرے اور بلکہ اصل تو یہ ہے کہ قرآن کریم کے ساتھ ایسا تعلق جوڑے کے قرآن کریم سے محبت بلکہ عشق ہوجائے پھر یہ قرآن کریم خود اس کے لئے شفاء بن جائے گا الگ سے اس کو کسی وظیفے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ یہ ہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے قرآن کریم سے محبت کی، اس سے تعلق جوڑا ان کو قرآن کریم سے ایسا تعلق ہوا کہ ان کا اس سے جی ہی نہیں بھرتا تھا۔ کتنے ہی بزرگوں کے واقعات پڑھنے کو سننے کو ملتے ہیں کہ ساری ساری رات قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔ دس دن میں، سات دن میں، تین دن میں حتی کہ ایک دن میں قرآن کریم کی تکمیل تک میں ان کو تھکن نہیں ہوتی تھی بلکہ اگر کبھی ناغہ ہوجاتا تو پریشان ہوجاتے۔ اللہ کرے یہ کیفیت ہمیں بھی نصیب ہوجائے اس کے لئے یہ وقت بہت قیمتی ہے کیونکہ آج کل اسکول بند، مدرسے بند، آفس بند، بازار بند، شاپنگ سینٹر بند، سب چیزیں بند ہیں اور گھر میں جب بیٹھنا ہی ہے تو بجائے فیس بک، یو ٹیوب، اخبارات یا سوسوکر وقت گزارنے کے قرآن کریم سے تعلق جوڑیں۔ پڑھنا نہیں آتا پڑھنا سیکیں، پڑھنا آتا ہے اور روزآنہ ایک پاؤ پڑھتے تھے اب آدھا پارہ پڑھنے کی کوشش کریں آدھا پارہ پڑھتے تھے تو ایک سپارہ پڑھنے کی کوشش کریں، اچھی مقدار میں تلاوت کرلیتے ہیں تو ترجمہ کی طرف توجہ دینے کی کوشش کریں اور ترجمہ آنے لگے تو تفسیر پڑھنے کی کوشش کریں۔

غرض یہ کہ اس وقت کو کارآمد بنائیں ضائع نہ کریں عقل مند وہ ہے جو اپنے فارغ وقت کو کارآمد بنالے یہ وبائیں آتی جاتی رہتی ہیں اصل یہ نہیں کہ آپ کی زندگی اس وباء سے بچ گئی بلکہ اصل یہ ہے کہ اس وباء کی وجہ سے آپ کا اپنے رب سے، اپنے رب کے کلام سے، اپنے رب کے نبی سے، اپنے رب کے احکامات سے کتنا تعلق جڑا۔ اگر اپنی غلطیوں اور گناہوں کا احساس ہوکر توبہ کرلی اور اپنے رب کی طرف رجوع کرلیا تو مرنا بھی فائدے مند اور موت شہادت کی ہے اور اگر اسی طرح روز وشب گزرتے رہے اور کوئی تبدیلی نہ آئی، کوئی رجوع الی اللہ کی کیفیت پیدا نہ ہوئی اور کوئی ندامت وشرمندگی اپنے گناہوں پر نہیں ہے تو اس وباء سے بچ کر زندہ رہ جانے میں بھی سوائے اس کے کوئی فائدہ نہیں کہ مہلت اور مل گئی اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو سمجھ نصیب فرمائے۔

خلاصہ مضامینِ قرآنِ کریم

سورۃ الرعد

مفتی محمد ثناء الرحمٰن

سورۂ یوسف کے بعد سورۂ رعد شروع ہو رہی ہے اس سورت کے دوسرے رکوع کی آیت نمبر ۱۳ میں ''رعد کا لفظ آیا ہے جس کے معنیٰ ہیں ''بادل کی گرج''۔ علامت کے طور پر یہ ہی نام اس سورت کا مقرر کر دیا گیا ہے یہ سورت بھی مکی ہے اور قیام مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی اس سورت میں چھ رکوع اور ۴۳ آیات ہیں۔

تمام مکی سورتوں کی طرح اس سورت کا بھی بنیادی موضوع عقائد، یعنی توحید، رسالت اور آخرت کا اثبات اور ان پر عائد کئے جانے والے اعتراضات کا جواب ہے پچھلی سورہ یوسف کے آخر میں (آیت نمبر ۱۰۵) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ''آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں پھیلی ہوئی ہیں لیکن کفار ان کی طرف دھیان دینے کے بجائے ان سے منہ موڑے ہوئے ہیں'' اس سورت میں کائنات میں پھیلی ہوئی ان نشانیوں کی کچھ تفصیل بیان کی گئی ہے جو پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ جس قادر مطلق نے اس کائنات کا یہ محیر العقول نظام بنایا ہے اسے اپنی خدائی قائم کرنے کے لئے کسی مددگار یا شریک کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر انصاف کے ساتھ غور کیا جائے تو اس کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی بھی گواہی دیتا ہے اور اس بات کی بھی کہ یہ سارا نظام اس نے بے مقصد نہیں پیدا کیا۔ اس کا یقیناً کوئی مقصد ہے اور وہ یہ کہ اس دنیا میں کئے گئے ہر کام کا کسی دن حساب ہو اور اس دن نیکیوں کا انعام اور برائیوں کی سزا دی جائے اس سے خود بخود آخرت کا عقیدہ ثابت ہو جاتا ہے۔ پھر نیکی اور اور برائی کا تعین کرنے کیلئے ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح ہدایات بندوں کو دی جائیں۔ ان ہدایات کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں جو وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے احکام دنیا والوں تک پہنچاتے ہیں لہذا اسی سے رسالت کا بھی عقیدہ ثابت ہوتا ہے۔

اس سورت کے شروع میں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ یہ قرآن سراسر سچی اور اصلی باتوں سے پُر اور سراسر حقیقت کا اظہار ہے۔ یہ انسان کے پاس اس کے پیدا کرنے والے اور

پالنے والے احکم الحاکمین کا پیغام لے کر آیا ہے اور اللہ عزوجل نے اپنے رسول ﷺ کو یہ کتاب دے کر تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: ''(اے پیغمبر) جو کچھ آپ ﷺ پر آپ ﷺ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے برحق ہے، لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لارہے'' (آیت نمبر۱) یہ کتاب بتاتی ہے کہ تمام چیزوں کا بنانے والا اور پیدا کرنے والا ایک اللہ ہے لیکن تعجب ہے کہ اکثر لوگ ایسی جامع اور کامل کتاب کو بھی نہیں مانتے اور جو اس کتاب کو نہیں مانتا وہ کسی اور کتاب کو کیا مانے گا۔

سورۂ رعد کی آیت نمبر۳ اور۴ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی نشانیاں بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا'' حقیقت یہ ہے کہ ان ساری باتوں میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور وفکر کریں''...... '' یقیناً ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیں'' معلوم ہوا کہ یہ سورت مصنوعات اور آیات خداوندی میں غور وفکر کی دعوت دے رہی ہے کہ آسمان اور زمین، سورج اور چاند، رات اور دن، پہاڑ اور صحراء، جنگل اور نہریں، غلہ جات اور مختلف رنگوں، ذائقوں اور خوشبوؤں والے پھل پیدا کرنے والا وہی ہے اور موت اور زندگی، نفع ونقصان اس اکیلے کے ہاتھ میں ہے ذرا غور وفکر تو کرو۔

صرف زمین میں ہی انسان غور وفکر کرے تو اللہ کی قدرت کی روشن دلیلیں اس کو نظر آجائیں گی کہ انسانی ضرورت کی ساری چیزیں بھی اسی زمین سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ انسان تو زیادہ سے زیادہ زمین کو نرم کر کے اس میں بیج ڈال دیتا ہے اور کبھی کبھی پانی دے دیتا ہے لیکن آگے انسان بالکل بے بس ہو جاتا ہے یہ اللہ ہی ہے جو اس سے پھل، پھول پیدا کرتا ہے اور وہ طرح طرح کے ذائقوں اور رنگوں پر مشتمل ہوتے ہیں کوئی شیریں ہے تو کوئی ترش، کوئی چھوٹا ہے تو کوئی بڑا۔ اللہ رب العزت کی عجیب قدرت ہے کہ اس نے ان میں بھی نر اور مادہ کا نظام رکھا ہے جدید سائنس نے بھی اس بات کو مان لیا ہے کہ عالم میں کوئی پھل اور پھول ایسا نہیں جس میں دونوں صفتیں نر اور مادہ نہ پائی جاتی ہوں۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللّٰہ ﷺ یجتهد فی العشر الاواخر مالا یجتهد فی غیرہ.

ترجمہ: رمضان کے آخری عشرے میں رسول اللہ ﷺ جس قدر ریاضت ومجاہدہ کرتے اتنا مجاہدہ اور کسی مہینے میں نہیں کرتے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں عبادت واطاعت بہت زیادہ کرتے تھے کیونکہ اس عشرے میں لیلۃ القدر کی عظیم سعادت حاصل ہوتی ہے۔ اور اماں جی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے کہ:

وعنها قالت کان رسول اللّٰہ ﷺ اذا دخل العشر شدمئزرہ واحییٰ لیلة وایقظ اهلهٗ. (الخ)

ترجمہ: اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان مبارک کا آخری عشرہ آجاتا تو نبی کریم ﷺ اپنا تہبند مضبوط باندھتے تھے اور رات کو زندہ کرتے اور اپنے اہل وعیال کو بیدار کرتے اور جگاتے۔

تہبند مضبوط باندھنے کا مطلب دراصل یہ ہے کہ یہ کنایہ ہے آپ ﷺ آخری عشرہ میں اپنی عادت اور اپنے معمول سے بہت زیادہ عبادت ومجاہدہ کرتے تھے۔ اور اس عشرہ میں اپنی عورتوں سے بھی الگ رہتے تھے تا کہ لیلۃ القدر کی فضیلت وعبادت یکسوئی سے حاصل ہو۔

آپ ﷺ اپنے اہل وعیال کو جگاتے یعنی آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات، صاحبزادیوں، لونڈیوں اور غلاموں کو آخری عشرہ کی بعض راتوں میں شب بیداری کی تلقین فرماتے اور انہیں

عبادت خداوندی میں مشغول رکھتے تا کہ لیلۃ القدر کی سعادت انہیں بھی حاصل ہو جائے۔

لیلۃ القدر کی خصوصیت رمضان المبارک کے مہینے کی خصوصیت سے بھی زیادہ اور ایک مستقل حیثیت رکھتی ہے۔اب اگر ایک نیکی ستر سے ضرب دیں پھر شب قدر کی فضیلت سے ملایا جائے تو نیکیوں کا ذخیرہ ہی ذخیرہ ہے جس کے اعداد وشمار میں بھی مشکل ہیں۔

حضرت امام قتادہ رضی اللہ عنہ تمام رمضان کی ہر تیسری رات کو قرآن ختم فرماتے مگر عشرہ اخیرہ میں ہر رات کو ایک قرآن مجید ختم فرماتے۔

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک میں نہ ہی دن کو اور نہ ہی رات کو سوتے تھے۔

حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز پڑھ کر گھر جاتے اور صبح تک پوری رات نماز میں گزار دیتے تھے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ دن بھر روزہ رکھتے اور رات بھر نماز پڑھتے،صرف رات کے اوّل حصے میں تھوڑا سا سو جاتے اور رات کی نماز میں ہر رکعت کے اندر قرآن ختم کرتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی بھی عمل لیلۃ القدر میں ہزار مہینوں سے بہتر ہے، چاہے صدقہ ہو اور چاہے نماز یا زکوٰۃ ہو۔

شب قدر کی دُعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو میں کیا دعا مانگوں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفُوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

ترجمہ: اے اللہ! آپ مجھے شب قدر کی برکت سے معاف کر دیجئے، آپ بہت معاف کرنے والے اور معافی کو پسند کرنے والے ہیں۔(ترمذی)

ایصالِ ثواب برحق ہے

اور یہ زندہ اور مردہ دونوں کو ہوسکتا ہے۔(شامیہ)

اس لئے اپنی اولاد اور ماں باپ کو ان کی زندگی میں اور ان کے انتقال کے بعد دونوں صورتوں میں ہوسکتا ہے اور ایصالِ ثواب کے لئے کوئی خاص دن تاریخ، مہینہ اور کوئی خاص نیک عمل شرعاً مقرر نہیں ہے۔ چنانچہ قرآن کریم پڑھ کر یا صدقہ کر کے نفل نماز پڑھ کر یا جس وقت جو نیک کام ہو جائے اس کا ثواب پہنچانا جائز ہے۔ اسی طرح ذکر کر کے تسبیحات پڑھ کر، حج کر کے یا عمرہ کر کے یا کوئی دینی کتاب خود لکھ کر یا چھپوا کر مسلمانوں میں تقسیم کر کے یا وعظ و نصیحت کر کے اس کا ثواب پہنچانا بھی درست ہے۔

احادیث طیبہ میں قرآن کریم کی بعض چھوٹی سورتوں کے بڑے فضائل آئے ہیں۔ اس لئے اگر مسلمان روزانہ یہ سورتیں پڑھ لیا کریں تو مختصر وقت میں مختصر تلاوت ہو جایا کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ثواب عظیم بھی ملتا رہے۔

سورۂ فاتحہ:

حدیث شریف میں سورۂ فاتحہ کو دو تہائی قرآن کریم کے برابر فرمایا گیا ہے۔(کنزل العمال)

اس لحاظ سے اس کو تین مرتبہ پڑھنے کا ثواب دو قرآن کریم پڑھنے کے برابر ہے۔

آیۃ الکرسی:

حدیث پاک میں اس کو چوتھائی قرآن کریم کے برابر فرمایا گیا ہے۔-(کنزل العمال)

اس لحاظ سے چار مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کریم پڑھنے کے برابر ہے۔

سورۃ القدر:

حدیث پاک میں اس کو چوتھائی قرآن پاک کے برابر فرمایا ہے۔(کنزل العمال)

اس لحاظ سے چار مرتبہ اس سورۂ کے پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کریم پڑھنے کے برابر ہے۔

سورۃ الزلزال:

حدیث شریف میں اس کو آدھے قرآن کے برابر فرمایا ہے۔(ترمذی)

اس طرح دو مرتبہ اس کو پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کریم پڑھنے کا ثواب ہے۔

سورۃ العادیات:

ازروئے حدیث سورۃ العادیات آدھے قرآن کے برابر ہے۔

(ابوعبیدہ تفسیر مواہب الرحمٰن)

اس طرح دو مرتبہ اس سورت کو پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کریم کے برابر ہے۔

سورۃ التکاثر:

یہ سورت ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب ازروئے حدیث ایک ہزار آیت پڑھنے کے برابر ہے۔

سورۃ الکافرون:

حدیث شریف میں اس سورت کو چوتھائی قرآن کے برابر قرار دیا ہے۔(ترمذی)

اس طرح چار مرتبہ اس کے پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔

سورۃ النصر:

حدیث شریف میں اس کو بھی چوتھائی قرآن کریم کے برابر فرمایا ہے۔(ترمذی)

اس طرح چار مرتبہ اس سورت کو پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کریم کے برابر ہے۔

سورۃ الاخلاص:

احادیث طیبہ میں تہائی قرآن کریم کے برابر فرمایا ہے اس طرح چھ مرتبہ پڑھنے کا دو قرآن کریم کے برابر ثواب ملے گا۔(بخاری)

اگر ہم روزانہ ان سب سورتوں کو پڑھ کر ان کا ثواب اپنے مرحومین کو پہنچا دیا کریں تو مختصر وقت میں کم از کم دس قرآن کریم اور ایک ہزار آیات کا ثواب ملے گا اور جس کو بھی یہ ثواب بخشا جائے گا اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا اور ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ آئے گی بلکہ دوسروں کو ثواب پہنچانے کا اس کو مزید ثواب ملے گا، اس لئے روزانہ ان تمام سورتوں کو مندرجہ بالا بیان کی گئی ترتیب سے پڑھنے کا معمول بنالیں۔

نماز فجر کی پابندی کرنے والوں کیلئے ۱۰ بشارتیں

محمد عثمان انیس درخواستی

پہلی بشارت:

روزِ قیامت اسے مکمل نور حاصل ہوگا۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: تاریکیوں میں پیدل چل کر مسجد جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی بشارت دے دو۔

دوسری بشارت:

فجر کی سنت مؤکدہ دنیا و مافیہا سے افضل اور بہتر ہے تو پھر فجر کی فرض نماز کی کیا فضیلت ہوگی۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: فجر کی دونوں رکعتیں یعنی سنت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

تیسری بشارت:

مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر آنے سے زیادہ نیکیوں کا حصول۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں جو بندہ اپنے گھر سے مسجد کے لئے نکلتا ہے تو اس کے ہر قدم پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والا گویا مسلسل نماز پڑھ رہا ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کو لوٹ جائے۔ (مسند احمد)

چوتھی بشارت:

نمازِ فجر میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: نماز قائم کریں آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔ (سورۃ الاسراء)

پانچویں بشارت:

جہنم سے نجات۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص ہرگز جہنم میں نہیں جائے گا جو طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے نماز پڑھے یعنی فجر اور عصر کی نماز۔ (مسلم)

چھٹی بشارت:

اللہ تعالیٰ کا دیدار۔حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف نظر اٹھائی جو چودھویں رات کا تھا، پھر فرمایا کہ تم لوگ بے ٹوک اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو (اسے دیکھنے میں تم کو کسی قسم کی بھی مزاحمت نہ ہوگی) یا یہ فرمایا کہ تمہیں اس کے دیدار میں مطلق شبہ نہ ہوگا اس لئے اگر تم سے سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے (فجر اور عصر) کی نمازوں کے پڑھنے میں کوتاہی نہ ہو سکے تو ایسا ضرور کرو۔(بخاری و مسلم)

ساتویں بشارت:

پوری رات تہجد کا ثواب۔حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے پوری رات تہجد پڑھی۔(مسلم)

آٹھویں بشارت:

فرشتوں کی دعا: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور فرشتوں کی دعا یہ ہوتی ہے: اے اللہ! اس بندے کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس بندے پر رحم فرما۔(مسند احمد)

نویں بشارت:

مکمل حج اور عمرے کا ثواب۔جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر واذکار کرتا رہے پھر دو رکعت نماز ادا کرے تو اسے پورا پورا حج اور عمرے کا ثواب حاصل ہوگا۔

دسویں بشارت:

نماز فجر آفات و مصائب سے حفاظت کی ضامن ہے۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو صبح کی نماز ادا کرے تو وہ اللہ کے حفظ وامان میں آجاتا ہے۔(صحیح مسلم)

روضۂ رسول ﷺ حاضری کی فضیلت

حضرت صوفی اشفاق اللہ مدظلہ

حضرت سیّدنا محبوب ربّ العالمین ﷺ کے روضہ شریف کی زیارت وحاضری مسلمانوں کی سنت میں سے ہے، اس پر سب کا اتفاق ہے اور سب اس کی فضیلت کے قائل ہیں اور اس بات کی طرف ترغیب بھی دلائی جاتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فرمایا حضرت سیّدنا رحمۃ للعالمین ﷺ نے ''جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدنا حبیب ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میری (قبر) کی زیارت مدینہ میں حاضر ہوکر ثواب کی غرض سے کرے وہ میری پناہ میں ہوگا یا اس کا مرتبہ بڑا ہوگا اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری وفات کے بعد جس نے میری زیارت کی (یعنی روضۂ اقدس کی) گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

اسحٰق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بات ہمیشہ سے چلی آتی ہے کہ جو شخص حج کرے وہ مدینہ شریف بھی حاضری دے اور حضرت سیّدنا نبی کریم ﷺ کے روضۂ اطہر، منبر مبارک، قبر منور، مجلس پاک اور جہاں جہاں آپ ﷺ کے دست مبارک لگے اور قدم مبارک پہنچے وہ ستون جس سے آپ ٹیک لگایا کرتے تھے وہ جگہ جہاں آپ پر وحی نازل ہوتی تھی اور ان لوگوں سے جو اس جگہ آباد ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ محترمین کے مزارات کی زیارت سے برکت حاصل کرلے، ان سب چیزوں سے دل ونگاہ کو منور کرلے اور ان مقاماتِ مقدسہ کا احترام کرے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے سو مرتبہ یا اس سے زیادہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو روضۂ شریف پر سلام پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ روضۂ شریف پر حاضر ہوتے اور عرض کرتے ''السلام علی النبی''، نیز حضرت ابن عمر کا یہ عمل بھی تھا کہ منبر رسول ﷺ جہاں پر آپ ﷺ بیٹھا

کرتے تھے، ہاتھ رکھتے، پھر اسے اپنے منہ پر پھیرتے تھے۔

حضرت سیّدنا افضل الرسول ﷺ جس جگہ روضہ شریف میں آرام فرما رہے ہیں وہ جگہ تمام جگہوں سے افضل ترین ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: وہ حصہ زمین جس پر حضرت سیّدنا محبوبِ کبریا ﷺ آرام فرما رہے ہیں نہ صرف زمین بلکہ کعبہ، عرش اور تمام آسمانوں سے افضل ہے کیونکہ اس حصہ زمین پر وہ ذاتِ اقدس موجود ہے جو اللہ تعالیٰ کے بعد تمام موجودات سے افضل ہے بلکہ خلاصۂ کائنات ہے تو جس طرح قرآن پر جلد کی صورت میں چمڑا لگ جانے کے بعد وہ قرآن کی وجہ سے افضل ہو جاتا ہے اور ہم اس چمڑے کو چومتے ہیں، اسی طرح حضرت سیّدنا خاتم النّبیین ﷺ کے جسم اطہر کی وجہ سے وہ زمین افضل بن گئی۔

حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''فضائل درود شریف'' میں تحریر فرماتے ہیں: مستحب یہ ہے کہ جیسے ہی مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر نظر پڑے تو درود شریف کثرت سے پڑھے اور جتنا قریب ہوتا جائے اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے۔ اس لئے یہ جگہیں وحی اور قرآن کے نزول سے معمور ہیں۔ حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل علیہما السلام کی بار بار یہاں آمد ہوئی ہے اور اس کی مٹی حضرت سیّدالبشر ﷺ پر مشتمل ہے اس جگہ سے ان کے دین اور ان کے پاک رسول ﷺ کی سنتوں کی اشاعت ہوتی ہے۔

یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں یہاں پہنچ کر اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھرپور کرے گویا کہ وہ محبوب رب العالمین امام الانبیاء سرورِ کونین ﷺ کی زیارت کر رہا ہے، آپس کے جھگڑوں اور فضول باتوں سے احتراز کرے۔

حضرت علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روضۂ اقدس پر کھڑے ہو کر سلام پڑھنا درود شریف پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں اگر اس جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس طرح عرض کرے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ.

عظیم الشان محل

مولانا عبدالقادر صاحب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”بلاشبہ جنت“ رمضان کے لئے شروع سال سے آخر سال تک سجائی جاتی ہے، جب رمضان شریف کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو جنت (اللہ تعالیٰ سے) عرض کرتی ہے۔ اے اللہ! اس مبارک مہینہ میں اپنے بندوں میں سے کچھ بندے میرے اندر قیام کرنے والے مقرر فرما دیجئے (جو عبادت کر کے میرے اندر داخل ہوسکیں) (اسی طرح) حوریں بھی عرض کرتی ہیں کہ اے خدائے ذوالجلال اس بابرکت مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے واسطے کچھ خاوند مقرر فرما دیجئے۔ چنانچہ جس شخص نے رمضان شریف کے مہینے میں اپنے نفس کی حفاظت کی اور کوئی نشہ آور چیز نہ استعمال کی، نہ کسی مومن پر کوئی بہتان لگایا اور نہ کوئی گناہ (کبیرہ) کیا تو اللہ جل شانہٗ (رمضان شریف کی ہر رات میں اس بندہ کی سو حوروں سے شادی کر دیتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک محل سونے چاندی یاقوت اور زمرد کا تیار کر دیتے ہیں۔ (اس محل کی لمبائی چوڑائی کا یہ عالم ہے کہ) اگر ساری دنیا اکٹھی اس محل میں رکھ دی جائے (تو ایسی معلوم ہو جیسے دنیا میں کوئی بکریوں کا باڑہ ہو) یعنی جس طرح تمام دنیا کے مقابلے میں بکریوں کا باڑا چھوٹا سا معلوم ہوتا ہے اسی طرح اگر ساری دنیا جنت کے اس محل میں رکھ دی جائے تو بکریوں کے باڑے کی طرح چھوٹی سی معلوم ہوگی)۔

اور جس نے اس مبارک مہینہ میں کوئی نشہ والی چیز استعمال کی یا کسی مؤمن پر کوئی بہتان لگایا، کوئی گناہ (کبیرہ) کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے نیک اعمال ختم کر دیں گے لہٰذا رمضان شریف کے مہینے میں بے احتیاطی سے بچو! کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں حدود سے آگے نہ بڑھو، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے گیارہ مہینے مقرر کئے ہیں جن میں (طرح طرح کی) نعمتیں استعمال کرتے ہو اور لذتیں حاصل کرتے ہو۔ رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کرنے کے لئے خاص فرما لیا ہے۔ رمضان کے مہینہ میں بے احتیاطی سے گریز کرو اور جان و دل سے اطاعت کرو۔ (جمع الفوائد)

مصیبت اور معصیت

حضرت
مولانا حکیم
اختر صاحب

ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک بزرگ کو چیتے نے زخمی کر دیا تھا، خون جسم سے بہنا شروع ہو گیا جس سے ان کے کپڑے اور سارا جسم خون میں لت پت ہو گیا اور وہ اسی حالت میں بیٹھے ایک ندی کے کنارے اپنے جسم اور خون کو دھو رہے تھے اور آپ کی زبان پر حمد و شکر کے الفاظ تھے، جب ایک راہ گیر نے ان کو دیکھا تو وہ ان کے قریب آیا اور بزرگ سے پوچھا کہ جناب آپ تو یہاں خستہ، شکستہ اور کسمپرسی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ آپ کے کپڑے بھی پھٹے ہوئے ہیں اور جسم سے خون بھی بہہ رہا ہے، پھر بھی اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔ اس پر بزرگ نے کتنا معقول اور سبق آموز جواب دیا۔ بھائی میں اس پر اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوں کہ میں ایک مصیبت میں گرفتار ہوں، کسی معصیت میں نہیں تو میرے بھائیوں اس سے معلوم چلا کہ ایک مسلمان کے لئے خطرے، ہلاکت اور تشویش کی چیز کوئی مصیبت نہیں بلکہ معصیت ہے۔ مصیبت میں گرفتاری اللہ کی جانب سے انعام واکرام کا باعث بن سکتی ہے جبکہ معصیت میں مبتلا ہونا خدا کی قہر و غضب کے نزول کو دعوت دیتا ہے۔ فرماتے ہیں ہم پر جو مصیبت اور تکلیف آتی ہے، اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔ لوگ کہا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظلم کیا (نعوذ باللہ) حالانکہ ایسی بات نہیں۔

کتاب میں ایک واقعہ موجود ہے کہ ایک بزرگ تھے وہ استنجا کرنے کے لئے پانی لینے باہر جا رہے تھے، جیسے ہی چلے فوراً ان کا سر ایک دیوار سے ٹکرایا تو ان بزرگ نے فوراً الحمد للہ کہا، ان کے خادم نے یہ دیکھ کر کہا کہ حضرت یہ شکر کا موقع کیسا ہے کہ آپ کو چوٹ لگی اور شکر ادا کر رہے ہیں۔ بزرگ نے کہا اس میں ہمارے لئے فائدہ ہی ہوگا، تھوڑی دیر میں معلوم ہوا کہ جس طرف یہ استنجا کے لئے جا رہے تھے۔ ادھر ہی ان کے بعض دشمن مہلک ہتھیار لئے، ان کی جان لینے کے لئے بیٹھے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان بزرگ کو ایک ٹھوکر کی چوٹ سے جو کہ چھوٹی سی تھی ایک بڑی مصیبت سے بچا لیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ انسان کے ساتھ جو بھی معاملہ کرتا ہے وہ حکمت سے خالی نہیں ہوتا اور ہر مصیبت میں انسان کی منفعت پوشیدہ ہوتی ہے۔

ہمارا یقین

محمد نافع مدنی

آج کل کے زمانے میں زندگی گزارنے کا رُخ ہی تبدیل ہوگیا ہے۔ جس طرح زندگی گزارنے کی ہدایت آپ ﷺ ہم مسلمانوں سے فرما کر گئے ہیں۔ اس زندگی کو ہم نے اپنے لئے مشکل سمجھ لیا ہے جس کی وجہ سے آج مسلمان ترقی سے دور ہے اور ہم مسلمانوں کے طرز کو غیر مسلموں نے اپنا لیا ہے، اس لئے آج وہ ہم سے دنیاوی ترقی میں کافی آگے ہیں اس کی وجہ کچھ اور نہیں صرف اور صرف ہمارے ایمان کی کمزوری ہے، ہمیں بھروسہ نہیں ہے کہ اگر ہم نے آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزارنا شروع کردی تو پتہ نہیں ہمیں ترقی بھی ہوگی یا نہیں۔ ہم سے زیادہ غیر مسلموں کو ہمارے دین پر بھروسہ ہے کہ اگر ہم نے مسلمانوں کے دین کو اختیار کیا یعنی صرف انہی کی باتوں کو اپنایا جو ان کے نبی بتا کے گئے ہیں تو ہمیں کسی بھی کام میں ترقی کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ دنیا ہمارے قدم چومے گی اور صرف ہم ہی ہم ہوں اور صرف ہمارا ہی دنیا پر راج ہوگا اور آج ہر جگہ یہی ہو رہا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ ہمارا یقین تو یہاں تک خراب ہوگیا ہے کہ اگر ہم کسی سے اپنا اصلاحی تعلق قائم کرنا چاہیں یا کسی بزرگ سے بیعت ہونا چاہئے تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس بزرگ سے کوئی کرامت بھی ظاہر ہوئی ہے یا نہیں۔ اگر کسی بزرگ سے کوئی کرامت ہوئی ہو یا کوئی چونکا دینے والے بات سامنے آئی ہو تو وہ بزرگ ہے اگر چہ وہ سنتوں پر عمل پیرا ہو یا نہ ہو۔

بھائیو! ہمارے اس طرح سوچنے کا طریقہ اور فیصلہ کرنے کا طریقہ بالکل غلط ہے بلکہ اصل بزرگ تو وہ ہے جو اپنی زندگی کو سنتوں پر گزارتا ہو۔

بھائیو! آج ہمارے یقین میں کمزوری ہے اور فیصلہ کرنے کا طریقہ غلط ہے۔ ہمیں اس کو ختم کرنا ہوگا، کیونکہ میرے دوستوں حدیث میں بھی آتا ہے جس کا مفہوم یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں جیسا بندے کا یقین ہوگا اللہ اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتے ہیں تو ہمارا عقیدہ اور یقین اللہ تعالیٰ کے ساتھ کامل ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو پختہ یقین کے ساتھ دین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ظلم سے بچئے

جہانزیب

آج جس طرف نظریں دوڑائیں ظلم وستم کی بھرمار ہے اور ہر اعتبار سے مسلمان ہی ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں ایک طرف تو کفار ہم پر ظلم کرنے سے باز نہیں آتے اور ان سے جو کمی رہ جاتی ہے وہ ہم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کر کے پوری کر لیتے ہیں، ہماری نظروں میں اور دل و دماغ میں ظلم کی ایک تصویر بٹھادی گئی ہے، وہ یہ کہ اگر مسلمانوں پر کفار اور غیر مسلم کوئی آفت ڈھائیں یا مسلمانوں کو قتل کر ڈالیں تو وہ ظلم ہے اور جو نادانیاں ہم مسلمان ایک دوسرے کے خلاف کرتے ہیں ان کا شمار تو ہم کرتے ہی نہیں کیونکہ ہم اسے ظلم سمجھتے ہی نہیں۔ آج تقریباً ہر مسلمان اسی گناہ میں مبتلا ہے کیونکہ ہر شخص اپنے عہدے کے مطابق دوسروں پر ظلم کرتا ہے کوئی اپنے عہدے کا، تو کوئی اپنی کرسی کا، تو کوئی اپنے بڑے ہونے کا ناجائز فائدہ حاصل کرتا ہے اور جس کی جتنی طاقت ہوتی ہے وہ اس طرح ظلم کرتا ہے اور ظالمین کی فہرست میں اپنا اندراج کرتا ہے۔

بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ کسی پر ظلم نہ کرو کیونکہ ظالم بننا بڑی خرابی کی بات ہے۔ اس سے انسان کی دنیا بگڑ جاتی ہے اور آخرت برباد ہو جاتی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''جس نے کسی مسلمان کا حق مار لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ واجب کی اور جنت حرام کی۔'' ایک آدمی نے سوال کیا: یارسول اللہ ﷺ اگر معمولی چیز ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگرچہ ایک پیلو کی لکڑی ہو۔'' کسی کا مال غضب کر لینا، کسی کو مارنا، کسی کو گالی دینا، کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کر لینا میرے عزیزو! یہ سب ظلم کی اقسام ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مظلوم کی بددعا سے بچو کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات تو یہ ہیں کہ اپنے آپ کو تکلیف میں مبتلا کر دو لیکن دوسروں کو مشقت میں نہ ڈالو بلکہ دوسروں کے لئے راحت کا سامان مہیا کرو۔ افسوس آج ہم سے یہ ہمدردی اور غم خواری رخصت ہوتی جا رہی ہے۔ خود غرضی کی وبا عام ہوگئی ہے، آج ہم دوسروں کو تکلیف

دے کر اپنے لئے جہنم کا سامان تیار کر رہے ہیں۔ ہمارے بزرگانِ دین کا یہ حال تھا کہ وہ انسان کے علاوہ اللہ کی دوسری مخلوق پر بھی ظلم کرنے سے اپنے آپ کو دور رکھتے تھے۔ ایک بزرگ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ خانہ کعبہ میں آرام کر رہے تھے۔ ایک بلی آئی اور ان کے دامن پر سوگئی۔ اسی اثناء میں اذان ہوگئی۔ بزرگ نماز کے لئے اٹھے مگر اس طرح کے اپنے دامن کے اس حصے کو کاٹ دیا جس پر بلی سو رہی تھی تا کہ بلی کی نیند میں خلل نہ آئے۔ اللہ والے ایسے ہوتے ہیں وہ معمولی اور حقیر جانوروں کا دل بھی نہیں دکھاتے پھر وہ کسی انسان کا دل کیسے دکھا سکتے ہیں اور کامل مسلمان ہونے کی علامت بھی یہی ہے کہ آدمی کی زبان اور اس کے ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔

میرے بھائیو! ظالم بننے سے اللہ کی پناہ مانگئے، انسان دوسروں کو تکلیف دینے سے بچا رہتا ہے اور اللہ کی پکڑ سے بھی محفوظ رہتا ہے لہٰذا جب انسان کے اندر دوسروں کو فائدہ پہنچانے کا جذبہ ہوگا تو وہ حق تلفی اور ظلم سے بچا رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو مفلس کون ہے۔ لوگوں نے کہا: ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہو اور نہ ہی کوئی سرمایہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے، زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا لیکن اس کے ساتھ یہ بھی علتیں ہوں گی کہ فلاں کو گالی دی ہے، فلاں پر تہمت لگائی ہے، فلاں کا مال کھایا، فلاں کا خون بہایا اور فلاں کو مارا ہے۔ پس اس کی بعض نیکیاں فلاں کو اور بعض نیکیاں فلاں کو دے دی جائیں گی، اب اگر اس کی سب نیکیاں ختم ہوگئیں اور ادائیگی باقی رہی تو پھر ان سب کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر آگ میں جھونک دیا جائے گا۔

مشکل ترین حالات میں رجوع الی اللہ کی نبوی وصیت

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا.

اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا. (حصن حصین)

کن کن وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

ابوالحسنات

جس طرح مخصوص اوقات قبولیت دعا میں اثر رکھتے ہیں، اسی طرح انسان کے بعض حالات کو بھی حق تعالیٰ نے مقبولیت دعا کے لئے مخصوص فرمایا، جن میں کوئی دعا رد نہیں کی جاتی۔ وہ حالات اور اوقات یہ ہیں:

- اذان کے وقت۔(ابوداؤد)
- اذان واقامت کے درمیان۔(ترمذی ونسائی)
- حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کے بعد۔
- اس شخص کیلئے جو کسی مصیبت میں گرفتار ہو اس وقت دعا کرنا بہت مجرب ومفید ہے۔(مستدرک)
- جہاد میں صف باندھتے وقت۔(ابن حبان)
- جہاد میں گھمسان کی لڑائی کے وقت۔(ابوداؤد)
- فرض نمازوں کے بعد۔(ترمذی)
- سجدہ کی حالت میں۔(مسلم) فائدہ: مگر فرائض کے سجدوں میں امام نہ مانگے۔
- تلاوتِ قرآن کے بعد۔-(ترمذی) اور بالخصوص ختم قرآن کے بعد۔(طبرانی)
- قرآن کریم بالخصوص پڑھنے والوں کی دعا بہ نسبت قرآن کریم سننے والوں کے زیادہ مقبول ہے۔(ترمذی)
- آبِ زم زم پینے کے وقت۔(مستدرک حاکم)
- میت کے پاس حاضر ہوتے وقت یعنی جو شخص نزع کی حالت میں ہو اس کے پاس آنے کے وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے۔(مسلم، سنن اربعہ)
- مرغ کے اذان دینے کے وقت۔(بخاری ومسلم، ترمذی ونسائی)
- مسلمانوں کے اجتماع کے وقت۔(صحاح ستہ)

- مجالس ذکر میں۔(بخاری، مسلم،ترمذی)
- امام کے ’’ولا الضالین‘‘ کہنے کے وقت۔(مسلم)

فائدہ:اس موقع پر دعا سے مراد صرف آمین کہنا ہے، دوسری دعا مراد نہیں۔

- اقامت نماز کے وقت۔(طبرانی)
- بارش کے وقت۔(ابوداؤد)
- بیت اللہ پر نظر پڑتے وقت۔(ترمذی)
- دعا کی قبولیت کے لئے مجرب عمل: سورۃ الانعام کی آیت کریمہ ۱۲۴:

وَاِذَا جَآءَ تْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى مِثْلَ مَا اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ط
اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ.

اس آیت میں دونوں لفظ ’’اللہ‘‘ کے درمیان جو دعا کی جائے وہ بھی بہت مقبول ہوتی ہے۔امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے اس کا بارہا تجربہ کیا ہے اور بہت سے عمل سے اس کا مجرب ہونا منقول ہے۔

توضیح اس کا عمل شروع اس طرح کریں کہ مذکورہ آیت پڑھنا شروع کریں۔ **وَاِذَا جَآءَ تْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى مِثْلَ مَا اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ط** پھر اس آیت کا آگے کا حصہ چھوڑ کر ’’اللہ‘‘ سے اپنی ساری مرادیں مانگئے، پھر پڑھئے: **اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ.** ان شاء اللہ ضرور بالضرور دعا قبول ہوگی۔

اذان کے بعد کی دعا کے بعد دعا

اذان کے بعد خود اپنے لئے دعا کرنے کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا یعنی: ’’**اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ... الخ**‘‘ کے ذریعے۔اس سے معلوم ہوا کہ یہ انتہائی قبولیت دعا کا وقت ہے،اس لئے یہ دعا پڑھنے کے بعد اپنے لئے دعا کرلینا چاہئے۔

زبیدہ کی ایک نیکی پر مغفرت

مولانا صفدر

زبیدہ خاتون ایک نیک ملکہ تھی۔ اس نے نہر زبیدہ بنوا کر مخلوق کو بہت فائدہ پہنچایا۔ اپنی وفات کے بعد کسی کو خواب میں نظر آئی، اس نے پوچھا کہ زبیدہ خاتون آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟

زبیدہ خاتون نے کہا کہ اللہ رب العزت نے بخشش فرمادی۔

خواب دیکھنے والے نے کہا کہ آپ نے نہر زبیدہ بنوا کر مخلوق خدا کو فائدہ پہنچایا۔ آپ کی بخشش تو ہونی ہی تھی۔

زبیدہ خاتون نے کہا: نہیں نہیں، جب نہر زبیدہ والا عمل پیش ہوا تو پروردگارِ عالم نے فرمایا کہ کام تو تم نے خزانے کے پیسوں سے کروایا، اگر خزانہ نہ ہوتا تو نہر بھی نہ بنتی۔ مجھے یہ بتلاؤ کہ تم نے میرے لئے کیا عمل کیا۔

زبیدہ نے کہا: میں تو گھبرا گئی کہ اب کیا بنے گا مگر اللہ رب العزت نے مجھ پر مہربانی فرمائی، مجھے کہا گیا کہ تمہارا ایک عمل ہمیں پسند آ گیا۔ ایک مرتبہ تم بھوک کی حالت میں دسترخوان پر بیٹھی کھانا کھا رہی تھی کہ اتنے میں اللہ اکبر کے الفاظ سے اذان کی آواز سنائی دی، تمہارے ہاتھ میں لقمہ تھا اور سر سے دوپٹہ سرکا ہوا تھا، تم نے لقمے کو واپس رکھا، پہلے دوپٹے کو ٹھیک کیا، پھر لقمہ کھایا، تم نے لقمہ کھانے میں تاخیر میرے نام کے ادب کی وجہ سے کی، چلو ہم نے تمہاری مغفرت فرمادی۔

مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ انسان جب اذان کی آواز سنے تو ادب کی وجہ سے خاموش ہو جائے، اذان کا جواب دے اور آخر میں مسنون دعا پڑھے۔ میرا تجربہ ہے کہ اذان کے ادب کی وجہ سے اسے موت کے وقت کلمہ پڑھنے کی توفیق نصیب ہوگی۔

موت کا منظر

سرفراز احمد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں دنیا کی حقیقت دکھاؤں۔ میں نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ساتھ لے کر مدینہ منورہ سے باہر ایک کوڑی پر تشریف لے گئے جہاں آدمیوں کی کھوپڑیاں، پاخانے اور پھٹے ہوئے چیتھڑے اور ہڈیاں پڑی ہوئی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوہریرہ! یہ آدمیوں کی کھوپڑیاں ہیں، یہ دماغ اسی طرح دنیا کی حرص کرتے تھے جس طرح تم سب زندہ آج کل کر رہے ہو۔ یہ بھی اسی طرح امیدیں باندھا کرتے تھے، جس طرح تم لوگ امیدیں لگائے ہوئے ہو۔ آج یہ بغیر کھال کے پڑی ہوئی ہیں اور چند روز اور گزر جانے کے بعد مٹی ہو جائیں گی، یہ پاخانے رنگ برنگ کے کھانے ہیں جن کو بڑی محنت سے کمایا، حاصل کیا پھر اُن کو تیار کیا اور کھایا، اب یہ اس حال میں پڑے ہیں کہ لوگ اس سے (نفرت کرکے) بھاگتے ہیں، (لذیذ کھانا جس کی خوشبو دور سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی تھی آج اس کا منتہا یہ ہے کہ اس کی بدبو لوگوں کو اپنے سے متنفر کرتی ہے)، یہ چیتھڑے وہ زینت کا لباس تھا جس کو پہن کر آدمی اکڑتا تھا، آج یہ اس حال میں ہیں کہ ہوائیں اس کو ادھر سے ادھر پھینکتی ہیں، یہ ہڈیاں ان جانوروں کی ہڈیاں ہیں جن پر لوگ سواریاں کرتے تھے (گھوڑوں پر بیٹھ کر مٹکتے تھے) اور دنیا میں گھومتے تھے۔ بس جسے ان احوال پر (اور ان عبرت ناک انجام پر) رونا ہو وہ ان کو دیکھ کر روئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم سب بہت روئے۔

ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دنیا (ظاہر کے اعتبار سے) میٹھی اور سرسبز ہے اور حق تعالیٰ شانہ نے تم کو اس میں اپنے اسلاف کا جانشین اس لئے بنایا ہے تاکہ وہ یہ دیکھے کہ تم اس میں کیا عمل کرتے ہو۔ بنی اسرائیل پر جب دنیا کی فتوحات ہونے لگیں تو وہ اس کی زیب و زینت اور عورتوں اور زیوروں کے چکر میں پڑ گئے۔ دوستو! غور کرو کہیں آج ہم بھی تو انہی چکروں میں نہیں پڑ گئے؟

ماں کی دعائیں اولاد کے حق میں قبول ہوتی ہیں

ابن سید وارثی

مفکرِ اسلام حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی ہم میں سے کس نے نہیں سنا ہے؟ چھیاسی سال کی عمر میں رمضان کے تئیسویں روزے کو آپ کا انتقال ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دین کا وہ کام لیا جس کی نظیر ماضی قریب کی اسلامی تاریخ میں مشکل سے ملتی ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی محبوبیت اور مقبولیت عطا فرمائی تھی۔ عنداللہ آپ کے مقبول ومحبوب ہونے کے دسیوں قرائن پائے جاتے ہیں۔ جمعہ کے روز، روزے کی حالت میں عین نماز جمعہ سے قبل سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتے ہوئے آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ دنیا کے تقریباً تمام براعظموں اور اہم ممالک میں آپ کی نماز غائبانہ ادا کی گئی۔ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو حرم مکی و مدنی میں آپ کی مغفرت ورفع درجات کے لئے اللہ سے دعائیں کیں گئیں۔

مولانا اپنے بچپن میں نہ بہت ذہین تھے اور نہ بہت چست و چالاک، آپ کی علمی صلاحیت بھی مدرسہ میں عام اور درمیانہ درجہ کے طالب علم کی تھی۔ اس کے باوجود آپ سے اللہ نے دین کا جو کام لیا وہ حیرت انگیز بھی تھا اور تعجب خیز بھی۔ حضرت مولانا سے جب ان کو حاصل ہونے والی اس توفیق خداوندی کے اسباب و محرکات کے متعلق دریافت کیا جاتا تو آپ بیان کرتے کہ اللہ نے ہمارے لئے مقدر دین کی اس خدمت میں ہماری والدہ ماجدہ کی خصوصی دعاؤں کا بڑا حصہ رکھا تھا اور یہ اس کی برکت تھی۔

آپ کی والدہ بڑی عابدہ، زاہدہ اور ذاکرہ تھیں۔ ۹۳ر سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا، وہ اپنی وفات تک روزانہ دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اپنے اس بیٹے کے لئے دعا کرتی تھیں کہ ''اے اللہ! میرے نورِ نظر علی سے کوئی غلط کام نہ ہو، زندگی کے ہر موڑ پر اے اللہ تو ہی اس کی صحیح رہنمائی فرما۔'' انھوں نے اپنے اس بیٹے کو وصیت کی تھی کہ علی تم روزانہ اپنے معمولات میں اس دعا کو شامل کرنا کہ اے اللہ! تو مجھے اپنے فضل سے اپنے نیک بندوں کو دیئے جانے والے حصوں میں

سے افضل ترین حصہ عطا فرما:

اَللّٰھُمَّ اٰتِنِیْ بِفَضْلِکَ اَفْضَلَ مَا تُؤْتِیْ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنِ. (مناجات مقبول)

مولانا کی انہوں نے اس طرح تربیت فرمائی کہ ان سے اگر کسی خادم یا ملازمہ کے بچے پر زیادتی ہوتی تو نہ صرف معافی منگواتیں بلکہ ان سے مار بھی کھلاتیں۔ اس کا نتیجہ تھا کہ بچپن ہی سے مولانا کو ظلم، غرور و تکبر سے نفرت تھی اور کسی کی دل آزاری سے دہشت ہوگئی۔ عشاء کی نماز پڑھے بغیر اگر سو جاتے تو آپ کی والدہ اٹھا کر نماز پڑھواتیں۔ صبح کو نماز پڑھے بغیر سو جاتے تو آپ کی والدہ اٹھا کر نماز پڑھواتیں۔ صبح کو نماز کے لئے بھیجتیں، فجر کے بعد تلاوت کا ناغہ نہیں ہونے دیتی تھیں۔

مندرجہ بالا واقعات کی روشنی میں ہم اپنا جائزہ لیں تو شاید ہی ہم میں سے دو فیصد والدین اس کے مطابق اپنے کو پائیں۔ روزانہ صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اپنی اولاد کے لئے دعا مانگنا تو دور کی بات زندگی بھر میں اللہ سے اپنی اولاد کی نیک نامی اور صلاح مانگنے کے لئے ہم نے ایک بار بھی صلوٰۃ الحاجت نہیں پڑھی ہوگی جبکہ اللہ نے ہمیں اپنی اولاد کو بھلائی اور نیک نامی کے لئے مانگنے کا طریقہ بھی سکھایا ہے اور اس کے آداب بھی بتائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اپنی اولاد کے لئے تم مجھ سے اس طرح مانگو کہ اے اللہ ہمیں ایسی بیویاں اور بچے عطا فرما جو ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور ہمیں متقین کا امام بنا:

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّجَعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا.

❀❀❀

وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. (سورۃ الاحقاف، آیت ۱۵)

ترجمہ: اور میرے لئے میری اولاد کی بھی اصلاح فرما دیجئے، میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں شامل ہوں۔

یتیموں کا غمخوار

سیف اللہ

غم کا مارا ایک بچہ رحمت عالم ﷺ کے دربار میں پہنچا اور فریاد کرتے ہوئے کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! فلاں شخص نے زبردستی میرے کھجور کے باغ پر قبضہ کرلیا ہے اور مجھے کچھ نہیں دیتا۔

بچے کی فریاد سن کر نبی کریم ﷺ نے فوراً اس شخص کو دربار رسالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ شخص حاضر ہوا اور دربارِ رسالت میں دونوں نے اپنا مقدمہ پیش کیا، خدا کے رسول ﷺ نے غور سے سنا دونوں کے بیانات کو۔

رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ یتیم بچے کے خلاف تھا۔ اپنے خلاف فیصلہ سن کر یتیم بچے نے رونا شروع کردیا۔ مگر زبان سے کچھ کہہ نہ سکا۔ یتیم بچے کو روتا دیکھ کر خدا کے رسول ﷺ کا دل بھر آیا اور آپ بھی رونے لگے پھر آپ نے اس شخص سے کہا: بھائی واقعی باغ کا فیصلہ تو تمہارے ہی حق میں ہوا ہے اور باغ تمہارا ہی ہے لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ تم اپنا باغ اس یتیم بچے کو ہبہ کردو، خدا تمہیں اس کے بدلے جنت میں باغ عطا فرمائے گا۔

اس وقت دربارِ رسالت میں حضرت ابوالدحاح رضی اللہ عنہ بھی تشریف رکھتے تھے، وہ فوراً اٹھے اور اس شخص کو خاموشی سے ایک طرف لے جاکر اس سے کہا: ''اگر میں تمہیں اس باغ کے بدلے اپنا فلاں باغ دے دوں تو تم اپنا باغ میرے حوالے کردو گے؟''

''کیوں نہیں''...... وہ شخص فوراً ہی راضی ہوگیا۔ اس لئے کہ ابوالدحاح رضی اللہ عنہ کا باغ اس کے باغ سے کہیں زیادہ اچھا اور قیمتی تھا۔

اب ابوالدحاح رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے قریب پہنچے اور بولے: یارسول اللہ ﷺ میں آپ سے ایک بات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ خدا کے رسول ﷺ مسکرانے لگے اور فرمایا: پوچھو ابوالدحاح۔ ابوالدحاح رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ جو باغ اس یتیم بچے کو دلوانا

چاہتے تھے اگر وہ باغ میں اسے دے دوں تو مجھے اس کے بدلے جنت میں باغ ملے گا؟

نبی کریم ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا اور مسکراتے ہوئے آپ نے یقین میں ڈوبی ہوئی بلند آواز سے فرمایا: ہاں ہاں ضرور ملے گا۔

ابوالدحاح رضی اللہ عنہ خوشی سے جھوم اٹھے اور کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے وہ باغ اپنے ایک باغ کے بدلے اس شخص سے لے لیا ہے اور اب میں وہ باغ یتیم بچے کو دے رہا ہوں۔ خدا کے رسول! آپ گواہ رہیں کہ میں نے صرف خدا کی رضا کے لئے ایسا کیا ہے۔

یتیم بچے کا چہرہ کھل اٹھا اور یتیم کے غم خوار خدا کے رسول ﷺ کے چہرے پر چمک دوڑ گئی۔

اور ابوالدحاح رضی اللہ عنہ جنت کے باغ کا سودا کر کے خوشی سے سرشار دربارِ رسالت سے واپس ہوئے۔

سجدۂ تلاوت کی مسنون دعا

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.

(صحیح مسلم)

روزہ کے درجات

خلیل موسیٰ

احیاء العلوم میں روزہ کے تین درجے بیان کئے گئے ہیں:

① عام لوگوں کا روزہ ② خاص لوگوں کا روزہ ③ اخص الخواص کا روزہ

ان تینوں درجوں کی تفصیل یہ ہے:

اوّل: عام لوگوں کا روزہ یہ ہے کہ اپنے پیٹ اور فرج کی خواہش کو پورا کرنے سے بچتے رہیں یعنی کھانے پینے اور جماع سے رکے رہیں، یہ روزہ کا ادنیٰ درجہ ہے۔

دوم: خاص لوگوں کا روزہ اور یہ صالحین کا روزہ ہے اور وہ یہ ہے کہ عوام کے روزے کی پابندی کرتے ہوئے اپنے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں اور تمام اعضائے بدن کو بھی گناہوں سے بچاتا رہے اور مباح کاموں میں مشغول ہونے سے بھی حتی الامکان بچتا رہے۔ اگرچہ دنیوی امور میں غور کرنا اور ان میں مشغول ہونا مباح ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کے روزے سے ان کو سوائے بھوک و پیاس کے اور کچھ حاصل نہیں ہے۔ اسی لئے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ بہت سے لوگ بظاہر روزہ دار ہوتے ہیں اور حالانکہ وہ بے روزہ ہوتے ہیں اور بہت سے لوگ بے روزہ ہوتے ہیں حالانکہ وہ روزہ دار ہوتے ہیں اور بے روزہ ہونے کے باوجود روزہ دار لوگ وہ ہیں جو اپنے اعضاء کو گناہوں سے بچاتے ہیں حالانکہ وہ کھاتے پیتے ہیں اور روزہ دار ہوتے ہوئے بھی بے روزہ لوگ وہ ہیں جو بھوکے پیاسے رہتے ہیں اور اپنے اعضاء کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں۔ (یعنی گناہوں سے نہیں روکتے)

سوم: اخص الخواص کا روزہ اور وہ یہ ہے کہ اس کے روزے میں عوام و خواص کے روزہ کی صفات بھی پائی جائیں اور ساتھ ہی وہ وہ اپنے قلب کو گھٹیا خواہشات اور دنیاوی افکار سے باز رکھے اور اپنے دل کو غیر اللہ سے پوری طرح ہٹا کر اللہ کی یاد میں مستغرق رہے اور اس

قسم کا روزہ اللہ عزوجل اور یوم آخرت کے سوا کسی اور کی طرف یعنی غیر اللہ کی طرف توجہ و التفات و اعتماد کرنے اور دنیاوی امور میں فکر کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے البتہ جو دنیاوی کام دین کے معاون ہیں وہ آخرت کی پونجی ہیں اور وہ دنیا کے امور میں شمار نہیں ہوتے۔ اس لئے ان میں مشغول ہونے سے اخص الخواص کے روزہ میں کوئی حرج نہیں ہوتا لیکن حتی الامکان ان امور سے بھی بچتا رہے اور یہ مرتبہ انبیاء علیہم السلام، صدیقین اور مقربین اولیاء اللہ کے روزہ کا ہے۔ پس اخص الخواص کا روزہ کھانے پینے اور جماع سے بھی روزہ ہے اور گناہوں سے بھی روزہ ہے اور تعلقات ماسویٰ اللہ سے بھی روزہ ہے اور یہ روزہ سب سے اعلیٰ درجہ کا روزہ ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ عوام کا روزہ فطرات ثلاثہ سے رکنا ہے اور خواص کا روزہ فطرات کے ساتھ منہیات (گناہوں) سے بھی رکنا ہے اور اخص الخواص کا روزہ فطرات و منہیات سے رکنے کے ساتھ ماسویٰ اللہ سے اپنی توجہ والتفات بالکل ہٹا کر اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز، تلاوتِ قرآن پاک و مراقبہ و توجہ الی اللہ میں ہر وقت مشغول رہنا ہے۔

پس روزہ میں اپنے ظاہر کو ہر گناہ سے اور باطن کو خطرات سے بچائے اور ہر وقت متوجہ الی اللہ رہے۔

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ.

ترجمہ: اے اللہ! آپ مجھے جسمانی صحت و عافیت عطا فرمایئے، اے اللہ! آپ میری قوت سماعت میں عافیت وسلامتی عطا فرمایئے، اے اللہ! آپ میری قوت بینائی میں عافیت وسلامتی عطا فرمایئے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(الادب المفرد البخاری)

ختم قران کے وقت جمع ہونا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ جب قرآن ختم کرتے تو اپنے اہل خانہ کو جمع کرتے اور دعا کرتے تھے۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ختم قرآن کے وقت جمع ہوتے تھے اور فرمایا کہ اس وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

حکم بن عتبہ کہتے ہیں میری طرف مجاہد نے ایک آدمی بھیجا جبکہ حضرت مجاہد کے پاس ابن ابی لبابہ بھی تشریف فرما تھے، دونوں نے فرمایا: ہم نے قرآن کریم کے ختم کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے، آپ کو اس دعا میں شامل ہونے کی دعوت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو تلاوتِ قرآن کے افتتاح میں حاضر ہوا گویا کہ وہ لشکر اسلام کے جہاد کے افتتاح کے وقت حاضر ہوا اور جو ختم قرآن میں حاضر ہوا پس گویا وہ اموالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت حاضر ہوا۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب بندہ قرآن مجید ختم کرتا ہے تو ختم کے وقت ساٹھ ہزار فرشتے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: ''کوئی مومن مرد اور کوئی مومنہ عورت نہیں مگر جنت میں اس کا ایک وکیل ہے، اگر کوئی مومن مرد یا عورت قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو وہ اس کے لئے جنت میں محلات تعمیر کرتا ہے اور اگر کوئی تسبیح پڑھتا ہے تو اس کے لئے درخت لگاتا ہے۔

ختم قرآن کا انعام:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قاری قرآن کے لئے ہر ختم کے موقع پر دعا قبول ہوتی ہے اور اس کو جنت میں ایک درخت عطا کیا جاتا ہے، اگر کوئی غراب

(کوا) اس کی جڑ سے اُڑے تو اس کی انتہا کو نہیں پہنچ سکے گا مگر وہ بوڑھا ہو جائے گا۔''

ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کے لئے ایسی دعا قبول کی جاتی ہے پس اگر دعا مانگنے والا چاہے تو جلدی کر کے اس کو دنیا میں مانگ لے اور اگر چاہے تو اس کو آخرت تک مؤخر رکھے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ

''مَعَ كُلِّ خَتَمَةٍ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ''

ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

ختم قرآن کی دعا:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی قرآن ختم کرے تو اسے یہ دعا مانگنی چاہئے:

''اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ......الخ''

ترجمہ: اے اللہ! قبر میں مجھے وحشت اور خوف سے دور فرما۔

فائدہ: قرآن مجید کے آخر میں یہ دعا مکمل لکھی ہوتی ہے، ختم قرآن کے وقت اس کو ضرور پڑھنا چاہئے۔

ختم قرآن کا سنت طریقہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (ختم قرآن کے وقت آخری سورت) ''قل اعوذ برب الناس'' تلاوت کرتے تو ''الحمد'' سے افتتاح کرتے، پھر سورۂ بقرہ سے ''اولئک هم المفلحون'' تک تلاوت کرتے، پھر ختم قرآن والی دعا پڑھتے اور پھر کھڑے ہوتے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پاک ختم کرنے کے بعد دوبارہ شروع سے ''اولئک هم المفلحون'' تک تلاوت کرنا سنت ہے لہٰذا اسی طرح ختم کرنا چاہئے۔

صدقہ فطر ادا کیجئے

ابو سبیرہ

اللہ تعالیٰ نے دو دن عید کے بنائے ہیں یعنی خوشی کے دن ۔ان دو دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لئے مہمان نوازی ہوتی ہے کہ اس دن کوئی روزہ نہ رکھے اور رمضان المبارک کے خصوصی اعمال میں سب سے آخری اور سب سے بہتر عمل صدقہ فطر ہوتا ہے۔اس لئے کہ اس میں اپنی خیر و بھلائی کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی خیر منانا اور اپنی اولاد کی خیر و بھلائی کے ساتھ مسلمان فقرباء، مساکین، طلباء، علماء، صلحاء کو بھی اپنی خوشیوں میں شریک کرنا اور ان کی مشکلات کے حل کے بارے میں فکر کرنا عظیم عبادت ہے اور سب سے بڑھ کر درجہ یہ کہ اس میں اللہ کے حکم کی تعمیل ہے اور آپ ﷺ نے یہ بھی حکم فرمایا صدقہ فطر کے بارے میں کہ وہ لوگوں کو عید کی نماز پر جانے سے پہلے ادا کیا کرو اور بہترین صدقہ وہ ہے جو انسان اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔آج اگر اللہ پاک نے کسی کو مال و دولت سے نوازا ہے تو اس کو چاہئے کہ اپنے گھر، اپنے خاندان میں ایسے لوگوں کو تلاش کرے جو مستحق ہوں۔آج ہم تلاش کرتے ہیں ایسے لوگوں کو جو ضرورت مند ہوں لیکن ہمارے خود کے خاندان میں کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو سفید پوش ہوتے ہیں، اپنی تکلیفوں کو کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتے، اپنے غموں کو کسی کے سامنے بیان نہیں کرتے، اگر اللہ پاک نے آپ کو عید کی خوشیاں نصیب فرمائیں کہ آپ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ خوشیاں منا رہے ہیں اور آپ کا بھائی ان خوشیوں کو نہیں منا سکتا تو اللہ پاک ہم سے کل قیامت کے دن سوال کریں گے تو ہم کیا جواب دیں گے اور اللہ پاک نے صدقہ فطر واجب کیا اس میں بھی انسان کا بہت فائدہ ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ روزوں کو بے ہودہ باتوں اور لغو کلام سے پاک کرنے کے لئے نیز مساکین کو کھلانے کے لئے صدقہ فطر لازم قرار دیا ہے۔مطلب یہ ہے کہ صدقہ فطر اس لئے واجب کیا گیا تاکہ تقصیرات و کوتاہی اور گناہوں کی وجہ سے روزوں میں جو خلل واقع ہو جائے وہ اس کی وجہ سے جاتا رہے کہ مساکین، غرباء عید کے دن لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے بچ جائیں اور وہ صدقہ فطر لے کر عید کی مسرتوں میں اور خوشیوں میں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو جائیں۔

میرے بھائیو! دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنے کے ہزار ذریعے ہیں لیکن دنیا میں دوسروں کی امداد اور ہمدردی کرنے کا اہم ذریعہ مالی ہے یوں تو ہم کسی سے خندہ پیشانی سے بات کرلیں یہ بھی عبادت ہے لیکن دوسروں کی امداد کے لئے اپنی گاڑھی کمائی کا پیسہ خرچ کرنا اللہ کی خاص عبادت ہے۔

قیامت کیا ہے...؟

احمد بلال

''سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لات چلے گا بنجارا'' اس دنیا میں جو بھی آیا ہر ایک نے اس کو چھوڑ کر دوسرے عالم کا راستہ لیا یعنی اپنی عمر کے سانس پورے کر کے موت کی کٹھن گھاٹی کو طے کر کے برزخ میں پہنچا۔ برزخ میں جو مختلف حالات سے گزرنا پڑتا ہے، دنیا سے جو جاتا ہے، برزخ میں جگہ پاتا ہے، غرضیکہ ہر آنے والا جائے گا اور جس طرح انسانوں اور جنات کی عمریں مقرر ہیں اسی طرح اس عالم کی عمر بھی مقرر ہے، جب اس عالم کی عمر تمام ہوگی اچانک اس کے مجموعے کو موت آجائے گی۔ افراد کے چلے جانے کو موت اور پورے عالم کے ختم ہوجانے کو قیامت کہتے ہیں۔ موت وحیات کی حکمت بیان فرماتے ہوئے اللہ جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جس نے موت کو پیدا کیا اور زندگی کو تاکہ تم کو جانچا جائے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے۔'' یعنی موت وحیات کا یہ سلسلہ اس لئے ہے کہ اللہ رب العالمین تمہارے اعمال کی جانچ کرے کہ کون برے کام کرتا ہے اور کون اچھے کام کرتا ہے۔ پہلی زندگی میں عمل کا موقع دے کر اور طریق کار بتا کر انسان کو امتحان میں ڈالا، پھر دوسری زندگی رکھی گئی جس کا اعلان پیغمبروں کی زبانی واضح کر دیا گیا کہ اے انسانو! تم کو مرنا ہے اور مرنے کے بعد جی اٹھنا ہے اور جی اٹھ کر خالق و مالک کے حضور میں جواب دہی کرنا ہے۔ برزخ کے بعد اس جسم کو جب دوبارہ خاص زندگی دے کر حساب وکتاب کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی پیشی میں مخلوق کو بلائیں گے اس کو قیامت کہتے ہیں۔ یہاں کی زندگی پہلی دونوں زندگیوں سے مختلف ہے، یہاں پر کسی قسم کا کوئی عمل نہیں، نہ اب کوئی ثواب پہنچ سکتا ہے۔ تمام انسانوں کے اعمالنامے بند کر دیئے گئے۔ جو مسجد بنائی تھی وہ مسمار کر دی گئی، اس کا مدرسہ توڑ پھوڑ کر برابر کر دیا گیا، اس کی کتابیں ضائع کر دی گئیں، اس کے رشتہ دار، اولاد، شاگرد واحباب فنا ہو کر سب ایک جگہ جمع کر دیئے گئے۔ آئندہ ہر قسم کی نیکی کا سلسلہ بند اور اس کی سب امیدیں ختم کر دی گئیں، جو نیکیاں جناب خود اس نے کی تھیں یا اس کے لئے کی گئی تھیں وہ سب کی سب قلم بند ہو کر دفتر میں پہنچ چکیں اور آج کے دن احکم الحاکمین کے یہاں جو لینے دینے والے ہیں وہ سب کے سب حاضر ہیں۔ اس لئے حکمت الٰہی ہرگز ہرگز اس کو نہیں چاہتی کہ اس کو دنیا کے حال میں سزا و جزا دی جائے کیونکہ یہ شخص ابھی عمل میں مشغول ہے۔ اس کی زندگی باقی ہے، ممکن یہ ہے کہ یہ اپنی جوانی کے زمانے میں جوانی کے جوش اور ناراضی سے کوئی گناہ کر بیٹھے اور اخیر عمر میں اس پر نادم ہو کر توبہ کرلے اور پھر اللہ کی غفاری جوش میں آ کر اس کو معاف کر دے۔

توفیق سجدہ، بے کیف سجدہ

ابن زاہد اشرفی

ارشاد: عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمۃ اللہ علیہ:

''نماز کا ایک بے کیف سجدہ بھی بڑی حقیقت رکھتا ہے۔''

اللہ اللہ! نفس اور شیطان نے مزاحمت کی، حالات نے مخالفت کی، مشاغل نے روکا مگر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی نے آ کر آستانۂ یار پر سر رکھ ہی دیا، نماز میں مشغول ہوگیا، دل حاضر نہیں، سکون نہیں، ذہن منتشر ہے، طبیعت مکدر ہے، مگر سر ہے کہ آستانۂ یار پر رکھا ہوا ہے، یہ شخص جو اس وقت سربسجود ہے ایک دفعہ سمجھ چکا ہے کہ آستانۂ یار یہی ہے پھر لاکھ ممانعت سامنے آئیں مگر یہ ثابت قدم ہی رہتا ہے:

جبہ سائی سے اگر کچھ نہیں حاصل نہ سہی
کس طرح چھوڑ دے سنگ درجاناں کوئی

یہ کچھ معمولی بات ہے، یہ بندہ اس آستانہ پر سربسجود ہے کہ اس عالم میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کے علاوہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں باز یاب ہوجائے، نہ ساجد ایسا نہ مسجود۔ ساجد اور مسجود کا رشتہ برقرار رہنا چاہئے۔

نفس کے اور ماحول کے تقاضے کچھ بھی ہوں، حالات کچھ بھی گزر جائیں، واقعات کیسے بھی آن پڑیں مگر عبد کا معبود سے رشتہ نہ ٹوٹنے پائے، حالات سب پھرنے والے ہیں، کیفیات سب فانی (فنا ہونے والی) ہیں، باقی رہنے والی جو چیز ہے وہ یہ عمل صالح ہے۔ بس یہ دیکھتے جاؤ کہ توفیق سجدہ ہے یا نہیں، یہ مت دیکھو کے کیف ہے یا نہیں۔

(از ماثر حکیم الامت)

دورِ حاضر کا انسان آج کئی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ آج کے انسان کے پاس زندگی گزارنے کے وسائل بنسبت ماقبل کے انسانوں کے بہت زیادہ ہیں۔ پہلے دور میں اگر کہیں سفر کر کے جانا ہوتا تھا تو گھوڑوں، خچروں، گدھوں اور اونٹوں وغیرہ پر یہ سفر طے کیا جاتا تھا، جس میں کافی وقت بھی لگتا تھا اور دھوپ، گرمی، ٹھنڈ اور دھول مٹی کا سامنا بھی کرنا پڑتا تھا جبکہ آج گاڑیوں، ہوائی جہاز وغیرہ میں سفر کیا جاتا ہے۔ نہ ہی اتنا وقت لگتا ہے جتنا کہ جانوروں پر سفر کرنے سے لگتا تھا اور نہ ہی دھول مٹی کی پریشانی ہوتی ہے اور سردی، گرمی، دھوپ وغیرہ سے بچنے کی سہولیات بھی میسر ہیں۔ گرمی میں اے سی کے ذریعہ گرمی کا احساس ختم کیا جاتا ہے اور سردی میں ہیٹر کا استعمال کر کے۔ پہلے دور میں کام کاج کرنے، کپڑے دھونے، سینے اور سکھانے کی کوئی مشینیں نہیں تھیں، کچھ آلات نہ تھے جبکہ آج کا انسان ان تمام نعمتوں سے بہرمند ہے۔ غرضیکہ آج کا انسان نسبتاً ماقبل کے انسانوں کے زندگی خوشحال سے خوشحال تر گزارنے کے ذرائع بہت زیادہ رکھتا ہے۔ پھر بھی آج کا انسان بلکہ مسلمان کہنا بہتر ہوگا ماقبل کے مسلمانوں کی نسبت بہت ہی پریشان، مضطرب، تکلیف والم میں مبتلا ہے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ پہلے کے لوگوں کی زندگیوں میں پریشانیاں نہیں تھیں، یقیناً تھیں مگر اتنے وسائل کے باوجود جتنا ہمیں پریشانیوں کا سامنا ہے اتنا ان کو نہیں تھا لیکن افسوس کہ ہم ان علل و وجوہات کی طرف متوجہ نہیں ہو رہے ہیں جو ہماری پریشانیوں کو بڑھانے کا سبب بن رہی ہیں۔ میں اپنے نقطہ نظر سے عالم اسلام کے اطراف میں غور کروں تو یہی سمجھ میں آتا ہے کہ مسلمانوں میں صبر و شکر کا نہ پایا جانا ہی ان کی ہر پریشانی کی اصل وجہ ہے۔ بے شک یہ دو چیزیں ایسی ہیں جو حیات انسانی کو انتہائی خوبصورت بنا دیتی ہیں۔

صبر کے لغوی معنی تو رکنے کے ہیں۔ شریعت میں یہ لفظ تین معنی کے لئے استعمال ہوا ہے:

① پہلا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری پر نفس کو لگائے رکھنا۔

② دوسرا معنی گناہوں سے نفس کو بچائے رکھنا۔

③ تیسرا معنی یہ ہے کہ جو مصائب وآفات زندگی میں آئیں ان کو سہہ جانا اور یہ گمان کرنا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور میں اس کی قضاء وقدر پر راضی ہوں۔ وہ جس حال میں مجھے رکھے میں راضی ہوں اور کوئی معترضانہ جملہ ذات باری تعالیٰ کے لئے نہ کہنا۔

عوام الناس میں صبر کا یہ تیسرا معنی ہی مشہور ہے اور وہ صبر کو اسی معنی میں محصور کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں تقریباً ستر یا پچھتّر جگہ صبر کا ذکر فرمایا ہے۔ صبر کی ایک خاصیت یہ ہے کہ وہ رنج وغم کو ہلکا کردیتا ہے۔ اگر آج ہم باہم جھگڑے کے وقت صبر کرلیں اور حق پر ہوتے ہوئے بھی صبر کر کے خاموش ہوجائیں تو یہ جھگڑے جو بعد میں بہت سے مصائب کا سبب بنتے ہیں صبر کرنے سے ختم ہوجائیں اور اس طرح مستقبل میں آنے والے کئی مصائب سے بچنا ہمارا مقدر ہو۔ ہمارا غموں پر واویلا کرنا، چھوٹی سی چھوٹی پریشانی پر بجائے صبر کے اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا یہ وہ اسباب ہیں جو ہماری زندگی کی خوشحالی اور فلاح میں رکاوٹ ہیں۔ مسلمان کے لئے تو ہر صورت نفع ہی نفع ہے۔ نعمت کے مل جانے پر شکر کرے تو مستحق ثواب اور مصیبت کے آنے پر صبر کرلے تو بھی نفع ہے کہ معیت خداوندی کا جو وعدہ صابرین کے لئے ہے ان صابرین کی حمایت میں اس کا بھی شمار ہوجائے گا۔

حدیث شریف میں ہے سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کا معاملہ عجیب ہے اس کی ہر حالت خیر ہے اور یہ مومن کے علاوہ کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ اگر مومن کو خوش کرنے والی حالت پہنچ گئی تو اس نے شکر کیا جو اس کے لئے بہتر ہوا اور اگر اس کو تکلیف دینے والی حالت پہنچ گئی تو اس نے صبر کیا یہ بھی اس کے لئے بہتر ہوا۔ (رواہ مسلم)

بخاری شریف میں ہے کہ: ''ولن تعطوا عطاء خیرا واوسع من الصبر'' یعنی تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز نہیں دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صابرین کے ساتھ اپنی معیت کا وعدہ فرمایا ہے۔ ''ان اللّٰہ مع الصّابرین'' اس سے بڑی نعمت اور کیا ہوگی کہ بندہ کو صبر کرنے سے اپنے خالق ومالک کا ساتھ نصیب ہوجائے۔ اگر واقعی بندہ صبر کو اس

کے تینوں معنی کے ساتھ بجالائے تو وہ خدا تعالیٰ کا مقرب اور محبوب بن جاتا ہے۔ اوامر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب یہ صبر ہے اور یہی رضاء الٰہی کا ذریعہ بھی ہے۔ جانوروں میں عقل نہیں ہے محض شہوت ہے اور فرشتوں میں عقل ہے اور شہوت نہیں ہے مگر حضرت انسان میں یہ سب مادّے موجود ہیں۔ عقل ہے تو ساتھ شہوت و غضب بھی۔ بس یہی شہوت و غضب انسان کو گناہوں کی طرف لے جاتے ہیں لیکن جب یہ اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کرتا ہے اور گناہ نہیں کرتا اور صدمہ اٹھاتا ہے اور دل کو غم پہنچاتا ہے تب جا کر وہ اپنے دل میں خدا تعالیٰ کی معیت کی لذت محسوس کرتا ہے جو بیان سے بالاتر ہے اور وہ ایسی کیفیت ہے جو ناقابل اظہار ہے۔ ہزاروں صفحات لکھ دیئے جائیں تب بھی وہ لذت بیان نہیں کی جاسکتی جو گناہ کی خواہش کے وقت صبر کرنے سے ملتی ہے۔

ان کے غم کے فیض سے میں غم میں بھی بے غم رہا
زندگی پر کیف پائی گرچہ دل پر غم رہا

(حضرت حکیم اختر رحمۃ اللہ علیہ)

اور

آئینہ بنتا ہے رگڑے لاکھ جب کھاتا ہے دل
کچھ نہ پوچھو دل بڑی مشکل سے بن پاتا ہے دل

(حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ)

اور یہ معیت صابرین کو دنیا میں تو لذت قلبی کی صورت میں نصیب ہوتی ہے اور آخرت میں جنت کی صورت میں نصیب ہوگی۔

صدمہ بھی اٹھانا، سر بھی کٹانا پڑتا ہے
جنت میں جانا آساں نہیں گھر بار لٹانا پڑتا ہے

(سمیہ مجاہد)

اللہ تعالیٰ بروز قیامت صابرین کو بغیر حساب کتاب جنت میں داخل فرمائیں گے۔

انّما یوفّی الصّٰبرون اجرھم بغیر حساب.

بعض روایات میں ہے کہ قیامت کے دن نداء لگائی جائے گی کہ صابرین کہاں ہیں؟ تو وہ

لوگ جنہوں نے تینوں طرح کا صبر قائم کر کے زندگی گزاری ہوگی وہ کھڑے ہو جائیں گے اور ان کو بغیر حساب کتاب جنت میں داخلہ کی اجازت دے دی جائے گی۔ ابن کثیر نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ اس آیت ''انما یوفی الصبرون اجرھم بغیر حساب ''میں بھی اس طرف اشارہ ہوتا ہے۔ دنیا میں تو ہر ایک کو دکھ اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن جو صبر کر لیتا ہے، اجر و ثواب حاصل کرتا ہے اور جو اس تکلیف کے وقت صبر نہ کرے تو ثواب سے محروم رہتا ہے اور بعد میں صبر خود ہی آ جاتا ہے لیکن اس صبر کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ ہم اپنے معاشرے میں دیکھتے ہیں کہ کسی کے مرنے پر اس کے والدین، بیوی بچے، دیگر عزیز و اقارب روتے ہیں۔ واویلا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہمارا ہی بیٹا ملا تھا، اللہ تعالیٰ کو موت دینے کے لئے کھانا پینا ترک کر دیتے ہیں مگر کچھ ہی عرصہ بعد وہ خوشحال زندگی گزار رہے ہوتے ہیں اور مرے ہوئے پر صبر کر ہی لیتے ہیں مگر اس صبر پر کوئی اجر نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عورت پر گزر ہوا وہ ایک قبر کے پاس کھڑی رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر۔ اس عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا نہیں اور کہنے لگی کہ ہٹو، مجھے چھوڑ دو کیونکہ تمہیں وہ مصیبت نہیں پہنچی جو مجھے پہنچی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے تشریف لے گئے۔ کسی نے اس خاتون کو بتایا کہ جسے تم اس طرح جواب دے رہیں تھیں وہ اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خاتون یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصل صبر تو وہی ہے جو اوّل صدمہ پہنچنے کے وقت ہو۔ اس حدیث میں بھی یہی نکتہ بیان ہوا ہے کہ جو فضائل قرآن کریم میں صابرین کے بیان ہوئے ہیں ان سے وہ صابرین مراد ہیں جو تازہ تازہ تکلیف پر صبر کریں، ان کا صبر عین مصیبت کے موقع پر ہو۔

اگر آج ہم صبر کی اس عظیم صفت کو اختیار کر لیں تو ہمارے لئے خیر و برکت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ زندگی میں نعمتوں پر قناعت کی توفیق نصیب ہوگی اور وہ بشارت جو قرآن کریم میں صابرین کو دی گئی ہے وہ ہمارے لئے بھی ہو جائے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں: ''وبشر الصّٰبرین ''یعنی اے پیغمبر صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

سوال: صدقہ فطر کس پر واجب ہے اور اس کے کیا مسائل ہیں؟

جواب: صدقہ فطر کے مسائل حسب ذیل ہیں:

① صدقہ فطر ہر مسلمان پر جبکہ وہ بقدر نصاب کا مالک ہو واجب ہے۔

② جس شخص کے پاس اپنے استعمال اور ضروریات سے زائد اتنی چیزیں ہوں کہ اگر ان کی قیمت لگائی جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی کی مقدار ہو جائے تو یہ شخص صاحب نصاب کہلائے گا اور اس کے ذمے صدقہ فطر واجب ہوگا (چاندی کی قیمت بازار سے دریافت کرلی جائے)

③ ہر شخص جو صاحب نصاب ہو اس کو اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے اور اگر نابالغوں کا اپنا مال ہو تو اس میں سے ادا کیا جائے۔

④ جن لوگوں نے سفر یا بیماری کی وجہ سے یا ویسے ہی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے روزے نہیں رکھے، صدقہ فطر ان پر بھی واجب ہے جبکہ وہ کھاتے پیتے صاحب نصاب ہوں۔

سوال: کیا حالت اعتکاف میں معتکف (مسجد کے کنارے پر بیٹھ کر) حالت پاکی میں صرف سستی اور جسم کے بوجھل پن کو دور کرنے کے لئے غسل کرسکتا ہے؟ اور کیا اس سے مسجد کی بے ادبی تو نہیں ہوتی؟

جواب: اس کا بہتر طریقہ تو یہ ہے کہ حدودِ مسجد کے کنارے میں بڑا ٹب رکھ کر اس میں غسل کرلیا جائے، اگر یہ نہ ہو اور صحن پختہ ہے اور وہاں سے پانی باہر نکل جاتا ہے تو گنجائش ہے کونے میں کوئی پلاسٹک وغیرہ بچھا کر بیٹھ کر نہالے اور پھر جگہ کو صاف کردے۔

سوال: عورتوں کا تراویح پڑھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ وہ تراویح میں کس طرح قرآن پاک ختم کریں؟

جواب: کوئی حافظ محرم ہو تو اس سے گھر پر قرآن کریم سن لیا کریں اور نامحرم ہو تو پس پردہ رہ کر سنا کریں اور اگر گھر پر حافظ کا انتظام نہ ہو سکے تو الم ترکیف سے تراویح پڑھ لیا کریں۔

سوال: ہم اگر تراویح میں دیر سے پہنچتے ہیں تو پہلے عشاء کی نماز پڑھ کر امام کے ساتھ تراویح میں شامل ہو جاتے ہیں، معلوم یہ کرنا ہے جو تراویح رہ جاتی ہے اس کو وتر کے بعد میں پڑھنا چاہیئے یا وتر سے پہلے پڑھیں؟

جواب: وتر جماعت سے پہلے پڑھ لیں بعد میں باقی ماندہ تراویح پڑھیں۔

سوال: اگر کوئی شخص کمزور یا بیمار ہو جو روزے رکھنے سے نقاہت محسوس کرے تو کیا وہ کسی دوسرے کو سحری اور افطار کا سامان دے کر روزہ رکھوا سکتا ہے؟ اور کیا اس طرح اس کے سر سے روزے کا کفارہ اتر جائے گا؟ کوئی گناہ تو نہیں ہوگا؟

جواب: اگر اتنا بوڑھا یا بیمار ہے کہ نہ روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ ہی یہ توقع ہے کہ وہ آئندہ رکھ سکے گا، اس کے لئے فدیہ ادا کر دینا جائز ہے، ہر روزے کے فدیہ کے لئے کسی مسکین کو دو وقت کھانا کھلا دے یا دو سیر غلہ یا اس کی قیمت دیا کرے۔ باقی وہ کسی دوسرے سے اپنے لئے روزہ نہیں رکھوا سکتا، شریعت میں کمزور شخص کے لئے فدیہ دینے کا حکم ہے۔

سوال: شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے تو پھر ہمیشہ اور ہر سال رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو ہی شب قدر منانا اور اسی شب میں قرآن شریف کا ہر سال ختم کرنا کیسا ہے؟

جواب: شب قدر عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کے لئے فرمایا گیا ہے مگر بہت سے علماء نے قرائن سے ستائیسویں کو ترجیح دی ہے اور ظن غالب یہ ہے کہ ستائیسویں شب ہی شب قدر ہے لیکن اس پر ہی یقین کرتے ہوئے دوسری راتوں کی نفی (انکار) کر دی جائے، ظن غالب کی بناء پر یہ درست نہیں۔ رہی بات ختم قرآن کی تو اگر ستائیسویں شب کو ختم قرآن پاک تراویح میں کیا جائے تو افضل اور مستحب ہے لیکن ختم کا بھی (ہمیشہ ہی) اس شب میں التزام نہ کیا جائے۔

داخلے جاری ہیں

Class / جماعت	Duration / مدت	عمر کی حد
ابتدائیہ: پہلی تا پانچویں جماعت	ایک سال	10 تا 12 سال
متوسط اوّل: چھٹی، ساتویں کلاس	ایک سال	11 تا 14 سال
متوسط دوم: آٹھویں کلاس	ایک سال	13 تا 15 سال
عربی، انگلش بول چال کی خصوصی کلاسز		

شرائط داخلہ

- ★ طالب علم میں مطلوبہ درجہ کی استعداد ہو
- ★ حافظ قرآن ہو یا
- ★ ناظرہ قرآن کریم درست پڑھ سکتا ہو

تعلیمی اوقات

صبح 8 تا ظہر نماز

رابطہ
مدرسہ مفتاح العلوم
جامع مسجد اسلامیہ، بطحہ ٹاؤن، بلاک N، نارتھ ناظم آباد بالمقابل کیفے پیالہ
0333-2173256

مدرسہ مفتاح العلوم
علوم نبویہ کی ترویج واشاعت واخلاقی تربیت کا مستند ادارہ
شعبہ حفظ
میں
داخلے جاری ہیں
خصوصیات
★ انداز قرأت اور منزل کی پختگی پر خصوصی توجہ
★ دینی تربیت پر خصوصی توجہ
★ روزمرہ کی مسنون دعاؤں اور نماز کی عملی مشق
★ حفظ کے ساتھ روزانہ ایک گھنٹہ پرائمری کی تعلیم
★ حفظ کے بعد پانچ سالہ میٹرک سسٹم
★ سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعہ تعلیمی نگرانی
تعلیمی اوقات
صبح 8 تا نماز عصر
داخلے کی عمر
6 سال
(برتھ سرٹیفکیٹ لازمی)
ٹرانسپورٹ کی سہولت
گلبرگ، طاہر ولا، عائشہ منزل،
نصیر آباد، واٹر پمپ، دستگیر وغیرہ
مدرسہ مفتاح العلوم
جامع اسلامیہ بطحہ ٹاؤن، بلاک N،
نارتھ ناظم آباد بالمقابل کیفے پیالہ
0333-2173256 - 0334-3595001

کیا آپ نے کبھی سوچا؟

ہم جس مسجد میں روزآنہ نماز ادا کرتے ہیں

وہاں ہمیں ✪ وضو کیلئے گرم ٹھنڈا پانی ✪ ہوا کیلئے پنکھے ✪ روشنی کیلئے لائٹس ✪ کارپیٹ اور پینے کیلئے ٹھنڈا پانی مہیا کیا جاتا ہے۔

✪ امام صاحب ✪ موذن صاحب ✪ خادم صاحب مسجد کی صفائی، اذان اور نماز باجماعت کا اہتمام وقت کی پابندی کے ساتھ کرتے ہیں۔ تاکہ ہمیں سہولت اور آسانی ہو۔

اس کے بدلے ہم مسجد کو کیا دیتے ہیں

جب کہ ہم اسکول، کالج، ٹیوشن کی فیس اور ٹی وی کیبل، انٹرنیٹ، بجلی، گیس، پانی اور موبائل وغیرہ کے بل باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں

ذرا سوچئے کیا ہمارے ماہانہ بجٹ میں مسجد کا بھی کوئی حصہ ہے؟

اپنے مال کو بابرکت بنانے کے لیئے اپنے مال میں مسجد کا حصہ شامل کیجئے

جامع مسجد اسلامیہ کا ماہانہ خرچ

۷۵۰۰۰ ہزار روپے ہے تقریباً

مسجد کے تعمیری کاموں کیلئے بھی ماہانہ بنیادوں پر فنڈ کی ضرورت ہے

جامع مسجد اسلامیہ

بطحہ ٹاؤن بلاک ''N'' نارتھ ناظم آباد کراچی

0333-2173256, 0301-2598322, 0334-3595001

ماہنامہ فلاحِ دارین کراچی
کے قارئین کے لئے خوشخبری
الحمدللہ!

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ کے نام ''الخالق'' کا مطلب تو آپ جان گئے ہیں یعنی بنانے والا، اب ہم ''البارئ'' کے بارے میں پڑھیں گے۔

یہ اسم مبارک قرآن کریم میں تین مرتبہ آیا ہے۔

بچو! جیسے اللہ تعالیٰ ''الخالق'' یعنی بنانے والے ہیں تو اسی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ ''البارئ'' بھی ہیں یعنی ٹھیک ٹھیک بنانے والے۔

بچو! اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کوئی چیز تخلیق کرتے ہیں تو وہ بالکل صحیح اور ہر طرح سے ٹھیک ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: یقیناً ہم نے انسان کو احسن تقویم پر پیدا کیا۔ (سورۃ التین: ۴)

میرے اچھے بچو! اللہ تعالیٰ ایسے خالق ہیں کہ جب بھی وہ کوئی چیز تخلیق کرتے ہیں تو اسے ہر لحاظ سے درست اور صحیح بناتے ہیں۔ جیسے کہ ان کی شان ہے، کسی چیز میں کمی رکھنا یا ناقص بنانا ان کی شان کے خلاف ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: اے انسان! تجھے اپنے رب کریم کی طرف سے کس چیز نے بہکایا؟
جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا، پھر برابر بنایا، پھر جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ (سورۃ الانفطار: ۶ تا ۸)

پیارے بچو! اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ انسان سے مخاطب ہیں کہ اے انسان اللہ تعالیٰ نے تجھے ہر لحاظ سے ٹھیک ٹھاک اور درست بنایا ہے، تیرا ہر عضو ٹھیک جگہ پر بنایا ہے، تو چل سکتا ہے، کھا سکتا ہے، اُٹھ بیٹھ سکتا ہے، ہر کام اپنے ہاتھ سے کر سکتا ہے، پھر بھی اپنے رب کی نافرمانی کرتا ہے۔

پیارے بچو! سورۂ ملک کی آیت نمبر ۳/ اور ۴/ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے، انسان اللہ تعالیٰ کی اس تخلیق میں کوئی خلل، کوئی خامی

نہیں دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ انسان کو بار بار آسمان پر نگاہ دوڑانے کا کہہ رہے ہیں اور ساتھ میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ انسان کی نگاہ ذلیل ہو کر تھکی ہاری واپس آجائے گی مگر آسمان میں کوئی نقص نہیں ڈھونڈ سکے گی۔

پیارے بچو! آسمان کو غور سے دیکھو، کیا کوئی سوراخ نظر آتا ہے آپ کو؟ یا کہیں سے آسمان ٹوٹا ہوا نظر آتا ہے؟ یا کوئی میل؟ کوئی دھبا؟ نہیں نظر آتا نا، ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہم تھک جائیں گے مگر اللہ کی تخلیق میں کمی نہیں پائیں گے کیونکہ بنانے والا ''الباری'' ہے۔

پیارے بچو! ہماری ہر چیز سے لے کر ہماری شکل وصورت تک اللہ تعالیٰ نے سب کچھ صحیح صحیح بنایا ہے۔

پیارے بچو! ہمیں ان نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ جب اللہ تعالیٰ ''الباری'' ہیں اور ہمارے لئے ہر چیز کو ٹھیک ٹھیک کرتے ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اس کا شکر ادا کریں۔

❁❁❁

① اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ. (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل میں وہ ڈال دے جس میں میرے لئے بھلائی اور بہتری ہو اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا اور اپنی پناہ میں رکھ۔

② اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ. (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے جو بات باعث خیر ہو اس کی رہنمائی فرما دیجئے اور جو میرے حق میں بہتر ہو وہ ہی میرے لئے چن دیجئے۔

③ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ.

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ہدایت یافتہ بنا دیجئے اور میرے اعمال و افعال کو درست فرما کر مجھے سیدھا کر دیجئے۔

نوٹ: اچانک کوئی کام سامنے آئے کہ فوری فیصلہ کرنا ہو تو استخارہ کی نیت سے یہ دعائیں پڑھیں۔

معجزہ اور کرامت کا بیان

MU'JIZAH and KARAMAH
(Miracles and Wonders)

سوال: معجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کے ہاتھ سے کبھی ایسی خلاف عادت باتیں ظاہر کرادیتا ہے جن کے کرنے سے دنیا کے اور لوگ عاجز ہوتے ہیں تاکہ لوگ ایسی باتوں کو دیکھ کر سمجھ لیں کہ یہ خدا کے بھیجے ہوئے ہیں ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔

Q: *What is a Mu'jizah (miracle)?*

Ans: *Allah Ta'ala, sometimes, makes His prophets to show something against the usual course which is beyond the capacity of others so that, on seeing it, people may realize that they have been sent by Allah. Such acts are called Mu'jizah (miracle).*

سوال: پیغمبروں نے کیا کیا معجزے دکھائے؟

جواب: پیغمبروں نے خدا کے حکم سے بے شمار معجزے دکھائے ہیں چند مشہور معجزے یہ ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا (ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی) سانپ کی شکل بن گیا اور جادوگروں کے جادو کے سانپوں کو نگل گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ ایسی چمک پیدا کردیتا تھا کہ اس کی روشنی آفتاب کی روشنی پر غالب ہوجاتی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریائے نیل کے درمیان میں خشک راستے بن گئے۔ اور وہ مع اپنے ہمرائیوں کے ان راستوں سے دریا پار اُتر گئے جب فرعون کا لشکر ان راستوں میں گذر جانے کے ارادے سے دریا کے وسط میں پہنچا تو پانی مل گیا اور فرعون مع لشکر کے ڈوب گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کردیتے تھے۔ مادرزاد اندھوں

کو بینائی دیتے تھے۔کوڑھیوں کو اچھا کردیتے تھے۔مٹی کی چڑیاں بنا کر انہیں زندہ کر کے اڑا دیتے تھے۔

ہمارے حضرت رسول اللہ ﷺ کا بڑا معجزہ قرآن مجید ہے کہ تقریباً ساڑھے تیرہ سو برس (اب چودہ سو برس سے زیادہ) کا عرصہ گزر گیا۔لیکن آج تک عربی زبان کے بڑے بڑے عالم فاضل باوجود اپنی کوشش ختم کر ڈالنے کے بھی قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کے مثل بھی نہ بنا سکے اور نہ قیامت تک بنا سکیں گے۔

دوسرا معجزہ آنحضرت ﷺ کا معراج ہے۔

تیسرا معجزہ شق القمر ہے۔

چوتھا معجزہ حضور ﷺ کا یہ ہے کہ آپ ﷺ نے خدا تعالیٰ کے بتانے سے بہت سی آنے والی باتوں کی ان کے ہونے سے پہلے خبر دی اور وہ اسی طرح واقع ہوئیں۔

پانچواں معجزہ حضور ﷺ کا یہ ہے کہ حضور ﷺ کی دعا کی برکت سے ایک دو آدمیوں کا کھانا سینکڑوں آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھا لیا۔

اس کے علاوہ حضور سرور عالم ﷺ کے سینکڑوں معجزے ہیں جن کا بیان تعلیم الاسلام کے اگلے نمبروں میں آئے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

Q: *What miracles were performed by the prophets?*

Ans: *The prophets have performed a number of miracles by the will of Allah. Some well-known miracles are: The Staff ('a.sa) of Hadrat Musa عليه السلام turned into a serpent and swallowed all the magical-snakes of the magicians. Allah Ta'ala gave such a shine to the hand of Hadrat Musa عليه السلام that its brilliance dominated the light of the sun. Dry passages appeared in the river Nile for Hadrat Musa عليه السلام and he, along with his men, crossed the river through these passages. When Pharaoh's army marched upto the middle of the same passages, the waters returned and coverged, drowing Pharaoh with his troops.*

تم واقعی بڑے ہو چکے ہو

ابو سید

''بچے تم پچھلی صف میں جا کر بیٹھ جاؤ پہلے بھی تمہیں کہا ہے سمجھ نہیں آتی بات؟''

خالد صاحب اسجد کو پہلی صف کے کونے سے اٹھاتے ہوئے بولے اور خود اسکی جگہ بیٹھ گئے۔

ارے صاحب! ماشاء اللہ یہ بچہ حافظ قرآن ہے اور نماز کو اچھی طرح پڑھنا جانتا ہے اس کو کیوں ہٹا دیتے ہیں آپ؟ احمد صاحب نے اسجد کی حمایت کرتے ہوئے احتجاجاً کہا۔

ارے احمد صاحب کیا آپ نے سنا نہیں کہ بچوں کے اگلی صف میں کھڑے ہونے سے نماز نہیں ہوتی ان کو پچھلی صف میں کھڑا ہونا چاہئے خالد صاحب نے ڈھٹائی سے اپنے طریقہ کار کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی۔

بڑوں کو بھی پہلی صف میں بیٹھنے کیلئے پہلے سے آنا چاہئے یہ بیچارہ تو کافی دیر سے یہاں بیٹھا ہوا تھا اور میں نے نہیں شاید آپ نے امام صاحب کی بات نہیں سنی تھی کہ سمجھ دار بچے صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں احمد صاحب نے ناراضگی سے کہا۔

اسجد دس گیارہ سال کا بچہ تھا اور اس نے قرآن کریم بھی حفظ کرلیا تھا اور جب سے اس نے پہلی صف اور تکبیر اولیٰ کی فضیلت اپنے قاری صاحب سے سنی تھی اس وقت سے اس کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ پہلی صف میں نماز پڑھے مگر کبھی خالد صاحب اور کبھی کوئی اور اسے بچہ کہہ کر پیچھے بھیج دیتے خاص طور پر خالد صاحب تو کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے حالانکہ وہ خود بالکل آخری وقت پر مسجد آیا کرتے تھے۔

اسجد بیٹا! ایک مرتبہ احمد صاحب نے اسجد کو آواز دی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگے کہ ''بیٹے خالد صاحب اچھے آدمی ہیں مگر ان کو مسئلہ سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے امید ہے کہ ان شاء اللہ بہت جلد ان کی سمجھ میں بات آجائے گی بس تم دل چھوٹا نہ کرو اور ان کے ادب احترام میں کمی نہ کرو''

جی چچا جان! بالکل ان شاء اللہ بس آپ میرے لئے دعا کیا کریں۔ اسجد نے ادب سے

جواب دیا۔

آج عصر کی نماز کیلئے گرمی کی وجہ سے باہر انتظام کیا گیا تھا اور اسجد عصر کی اذان کے ساتھ مسجد میں آکر پہلی صف کے آخر میں سنتیں پڑھنے میں مشغول ہو گیا تھا اور سنتوں کے بعد اپنی منزل دھرانے لگا۔ جماعت کھڑی ہونے میں ابھی چند منٹ باقی تھے کہ خالد صاحب جگہ تلاش کرتے ہوئے اسجد کے پاس پہنچ گئے اور اس کو پیچھے جانے کا حکم کر کے خود اس کی جگہ پر بیٹھ گئے اسجد نے احمد صاحب کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا بھی کہ شاید وہ اس کی جگہ بچالیں مگر آج احمد صاحب آئے ہی نہیں تھے چنانچہ بادل نخواستہ اپنی جگہ سے اٹھا اور پچھلی صف میں آکر بیٹھ گیا۔

اقامت شروع ہوئی تو نماز کیلئے سب کھڑے ہو گئے پھیل کر اور کھل کر بیٹھنے والے سکڑ چکے تھے جس کی وجہ سے پہلی صف میں ایک آدمی کی جگہ خالد صاحب کے برابر بن چکی تھی لیکن خالد صاحب کونے پر ہی کھڑے رہے کہ کہیں اسجد آگے نہ آجائے کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ اسجد اگر آگے بڑھے گا تو صرف کونے کی جگہ پر ہی آگے بڑھے گا اس لئے وہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے بلکہ کسی اور نمازی کے آگے بڑھنے کا انتظار کرنے لگے پھر اچانک ہی خالد صاحب نے اپنی کونے کی جگہ چھوڑ دی اور برابر والی جگہ پر کھڑے ہو گئے دو تین نمازی بھی کونے کی جگہ کو پُر کرنے کیلئے آگے بڑھے مگر پھر رک گئے اور دوبارہ اپنی جگہ واپس آگئے اقامت شروع ہو چکی تھی اور اسجد اقامت کے الفاظ کا جواب دیتے ہوئے حیرانی سے اس معاملے کو دیکھ رہا تھا جب اس نے دیکھا کوئی کھڑا نہیں ہو رہا تو یہ سوچ کر آگے بڑھا کہ شاید پہلی صف میں نماز پڑھنے کی سعادت مل جائے لیکن جیسے ہی وہ پہلی صف کے کونے والی جگہ پر پہنچا تو ساری بات اس کی سمجھ میں آگئی کہ کوئی اس جگہ کیوں نہیں کھڑا ہو رہا۔ اس نے دیکھا کہ سجدے کے قریب والی جگہ پر کسی پرندے نے بیٹ کر دی تھی جس کی وجہ سے وہاں سجدہ کرنا مشکل تھا۔ کسی پرندے نے شاید ابھی یہ بیٹ کی تھی کیونکہ کچھ دیر پہلے ہی تو اسجد نے اسی جگہ پر سنتیں ادا کی تھیں اس وقت تو یہ بیٹ نہ تھی۔

اسجد کی یہ ایک اچھی عادت تھی کہ وہ جب مسجد آتا تو مسجد کی صفائی میں خادم مسجد کا ہاتھ بھی بٹا دیتا اور اگر کہیں کوئی تنکا کنکر وغیرہ نظر آتا تو اس کو بھی اٹھا کر پھینک دیتا اس وقت بھی اس نے جلدی سے پہلے اپنی جیب سے ٹشو پیپر نکال کر بائیں ہاتھ سے اس بیٹ کو صاف کیا اور دائیں ہاتھ سے

اپنی جیب سے صاف رومال نکال کر اس جگہ بچھا دیا اور اس ٹشو پیپر کو پھینکنے کیلئے وضو خانے کی طرف چلا گیا جب ہاتھ دھو کر فارغ ہو گیا اور صف کی طرف لوٹا تو پہلی صف کا کونا پُر ہو چکا تھا اور اس کو آخری صف میں جگہ ملی۔

نماز سے فارغ ہو کر خالد صاحب پیچھے اس کے پاس آئے اور اس کا رومال اس کو دیتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تھپتھپاتے ہوئے کہنے لگے آج معلوم ہوا کہ تم واقعی بڑے ہو گئے ہو ہمارے کرنے کا کام ماشاءاللہ تم نے کر دیا اللہ تعالیٰ تمہیں خوش رکھے اب میں اور تم ایک ہی صف میں نماز پڑھیں گے۔

مغرب کی نماز کے وقت اسجد پہلی صف کے کونے میں بیٹھا ہوا تھا کہ خالد صاحب دوسری صف میں آ کر بیٹھ گئے اور اسجد کو اس کی جگہ سے نہیں اٹھایا تو اسجد حیران بھی ہوا اور پھر احتراماً ان کو آگے آنے کیلئے بھی کہا اور خود پیچھے ہٹنے لگا تو خالد صاحب نے کہا نہیں بیٹا یہ تمہارا ہی حق ہے تم اس کے مستحق ہو کہ اگلی صف میں بیٹھو میں بھی کوشش کروں گا کہ جلدی پہنچا کروں تا کہ اگلی صف میں نماز پڑھ سکوں۔

خالد صاحب کی بات سن کر جہاں اسجد خوش ہو گیا وہیں ساتھ بیٹھے احمد صاحب کے چہرے پر بھی اطمینان بھری مسکراہٹ پھیل گئی۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام درج ذیل مسئلے کے بارے میں:

مکتب تعلیم القرآن الکریم ایک تعلیمی ادارہ ہے جو اس بات کی محنت کر رہا ہے کہ بچے بچپن سے قرآن کریم تجوید سے پڑھنا سیکھیں، دین کا بنیادی علم حاصل کریں، الحمدللہ! یہ سلسلہ متعدد مکاتب میں ہے۔

ادارہ عوامی آگاہی کے لئے ایک چارٹر مرتب کرنا چاہتا ہے جس میں لڑکوں کو مسجد میں باجماعت نماز پڑھانے سے متعلق ہدایات ہیں، تفصیل منسلک ہے۔ برائے کرم راہ نمائی فرما دیں، کیا یہ صحیح ہے اور جو بات قابل اصلاح ہو اس کی راہ نمائی فرما دیں تا کہ تصحیح کر لی جائے اور اگر کوئی بات مزید لکھنے کی ضرورت ہو تو وہ بھی اضافہ فرما دیں۔ تصحیح ہونے کے بعد آپ حضرات کی تصدیق

کے ساتھ چارٹ کی صورت میں اسے شائع کیا جائے گا۔ بینوا توجروا: سہیل سلیم

مکتب تعلیم القرآن الکریم، الہلال سوسائٹی

لڑکوں کی نماز مسجد میں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مُرُوا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلَاۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ''

ترجمہ: تم اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو۔ (سنن ابی داؤد، الرقم: ۴۹۵)

☆ سات سال کی عمر سے پہلے پہلے اپنے بچوں کو وضو کا طریقہ اور نماز سکھائیں۔

☆ جب لڑکا سات سال کا ہو جائے تو اپنے ساتھ اسے مسجد لے جائیں۔

☆ سات سال کی عمر سے لڑکوں کو مسجد میں نماز پڑھنے کا عادی بنائیں، لڑکوں کو والد اپنے ساتھ صف میں کھڑا کریں تاکہ وہ نماز پڑھیں اور نمازیوں کی نماز خراب نہ کریں۔

☆ درمیانی صف میں بچے کے کھڑے ہونے سے نماز میں کمی نہیں ہوتی۔

☆ بچوں کی الگ صف نہ بنائیں اور نہ ہی ایک ساتھ صف کے کنارے میں کھڑا کریں۔

☆ والدین اپنے بچوں کو سمجھائیں کہ مسجد کا ادب کریں، خصوصاً نماز کے وقت باتیں کرنا، شور کرنا بہت بری بات ہے۔

☆ بچے ناسمجھی کی وجہ سے شور کریں تو نمازی حضرات برداشت کریں اور بڑے پن کا مظاہرہ کریں، نرمی سے اکیلے میں سمجھائیں۔

☆ بڑوں کا بچوں کو سب کے سامنے اونچی آواز میں ڈانٹنا مسجد کے آداب کے خلاف ہے اور اس کی وجہ سے نمازیوں کی نماز میں زیادہ خلل پیدا ہوتا ہے۔

انتباہ: بچے مسجد میں شور کریں تو برداشت کریں، نرمی سے سمجھائیں۔ اگر آج ہم نے بچپن میں شور کرنے کی وجہ سے سختی سے ڈانٹا اور مسجد سے نکال دیا تو یہ بچے نماز فرض ہونے کے بعد ہمارے چاہنے کے باوجود مسجد کا رُخ بہت مشکل سے کریں گے۔

تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ تمام باتیں درست ہیں۔

کتبہ

محمد انعام الحق

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

اچھی تربیت بہترین صدقہ جاریہ

ابو حماد

یہ امرود اور سیب کس بھاؤ دے رہے ہو میاں؟

میں نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے جھانکتے ہوئے پوچھا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بھائی صاحب! جی امرود 40 روپے پاؤ اور سیب 100 روپے کلو ہیں، ماشاءاللہ دونوں چیزیں بہت عمدہ ہیں، آپ کھائیں گے تو ان شاءاللہ مزہ آجائے گا۔

پھل والے نے میری آواز پر چونک کر مجھے کھڑکی سے جھانکتے دیکھا اور بھاؤ بتانے لگا۔ مجھے اس کا انداز اور لہجہ بڑا مہذب اور دیگر پھل والوں سے مختلف لگا اور مجھے شرمندگی بھی ہوئی کہ میں نے اس کو سلام کیوں نہ کیا۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ......اچھا رکو میں باہر آتا ہوں۔ میں نے بھی اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور باہر نکل کر اس سے پھل خریدنے لگا۔

کیا نیا کام شروع کیا ہے؟ پڑھے لکھے لگتے ہو؟ میں نے اس کے حلیے اور انداز کو دیکھتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔

نہیں جی! بہت عرصے سے یہ کام کر رہا ہوں اس محلے میں، ہفتے میں ایک، دو دفعہ ہی آنا ہوتا ہے اور خاص پڑھا لکھا تو نہیں ہوں بس نیک لوگوں کی صحبت میں کچھ دیر بیٹھ جایا کرتا ہوں۔

اس نے پھر بڑے شائستہ انداز میں مسکرا کر اپنے بارے میں بتایا۔

اس کے انداز کو دیکھتے ہوئے اندازا ہوا کہ چہرے کی مسکراہٹ صرف امیر آدمی کا حق نہیں بلکہ غریب کی مسکراہٹ زیادہ دلکش اور خوبصورت ہوتی ہے کہ اس میں بناوٹ اور تصنع نہیں ہوتا۔

اس کے بعد میں اکثر اس سے پھل خریدنے لگا مجھے ہمیشہ اس کے انداز اور مسکراہٹ میں ایک اپنائیت اور کشش سی محسوس ہوتی۔

کچھ عرصہ یہ سلسلہ چلتا رہا پھر وہ بھی کچھ دن نہ آیا اور مجھے بھی کاروباری سلسلے میں شہر سے

باہر جانا پڑ گیا۔ واپس آنے کے بعد ایک دن میں اپنے کمرے کی کھڑکی کے کے قریب بیٹھا ہوا تھا کہ پھل والے کی آواز آئی مگر آواز اس پھل والے کی نہیں تھی بلکہ کسی نوجوان لڑکے کی تھی ہاں انداز ویسا ہی تھا میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا تو واقعی ایک لڑکا تھا مگر اس کی صورت اس پھل والے سے کافی ملتی جلتی تھی میں نے آواز دے کر اسے روکا اور گھر سے باہر نکلا تو اس نے بھی مجھے اسی پھل والے کی طرح بڑے اچھے انداز سے مسکرا کر سلام کیا۔

میں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے اس سے پوچھا کہ تم اسی پھل والے کے بیٹے ہو کیا؟ اس نے اثبات میں سر ہلایا تو میں نے اس پھل والے کی خیریت بھی دریافت کر لی۔

وہ لڑکا کہنے لگا چچا جان ان کا دو ہفتے پہلے ہیٹ اسٹروک میں انتقال ہو گیا ہے اب میں ہی ان کی جگہ یہ پھل کا ٹھیلا لگاتا ہوں۔

اوہ!!! مجھے واقعی بہت افسوس ہوا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے بہت اچھا انسان تھا میں نے اس کے بیٹے کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

بہر حال ہم سب ہی اللہ کی امانت ہیں اللہ پاک جب بلا لیں میرے ان سے بڑے اچھے تعلقات تھے تمہیں کوئی ضرورت ہو مجھے ضرور بتانا۔ میں نے اس کے بیٹے کا مزید حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا: جی چچا جان آپ کا بہت شکریہ اس نے بڑے تشکرانہ انداز میں مسکرا کر کہا۔

بیٹا آپ کچھ پڑھتے بھی ہو یا صرف کام کرتے ہو میں نے ایک خیال کے تحت اس سے پوچھا۔

جی چچا جان! الحمد للہ میں نے قرآن کریم حفظ کر لیا ہے اور اب میں شام کے ایک اسکول میں آٹھویں میں پڑھتا ہوں میرے والد صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ میں عالم بنوں ان شاء اللہ میں میٹرک کے بعد کسی مدرسے میں داخلہ لیکر ان کی اس خواہش کو بھی پورا کروں گا۔

اچھا ماشاء اللہ بہت خوب بھئی بڑی خوشی ہوئی تمہاری بات سن کے اللہ پاک تمہارے والد صاحب کی خواہش کو پورا کرے اور تمہیں تمہارے مقصد میں کامیابی نصیب فرمائے۔

تمہارے ابو کی دو باتیں مجھے بہت پسند تھی جس کی وجہ سے میں ان کا انتظار کرتا تھا اور ماشاء اللہ وہ باتیں تم میں بھی دیکھ رہا ہوں مجھے لگتا ہے اب مجھے تمہارا بھی انتظار کرنا پڑے گا۔ میں

نے مسکرا کر کہا۔

چچا جان وہ کون سی باتیں ہیں اس نے حیران ہو کر میری طرف دیکھا۔

ایک تو ان کی مسکراہٹ اور دوسرا ان کا سلام میں پہل کرنا اور یہ ہی باتیں میں ماشاء اللہ تم میں بھی دیکھ رہا ہوں۔

میری بات سن کر وہ پھر مسکرایا اور کہنے لگا چچا جان آپ تو ہم سے زیادہ علم رکھتے ہیں آپ کو پتا ہوگا کہ نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مسلمان بھائی کو دیکھ کر مسکرا دینا بھی صدقہ ہے اس لئے میرے ابو جان کہا کرتے تھے کہ ہم غریب لوگ ہیں زیادہ مال تو خرچ نہیں کر سکتے مگر مسکراہٹ کا صدقہ اور سلام میں پہل یہ ایسی نعمتیں ہیں کہ جو اللہ نے ہمیں مفت میں دے رکھی ہیں تو ہم ان میں کنجوسی کیوں کریں؟

اس نے بڑے اچھے انداز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور اپنے باپ کی نصیحت کو بیان کیا تو مجھے اس پر بڑا پیار بھی آیا اور اپنے آپ پر حیرانی بھی ہوئی کہ یہ حدیث تو میں بھی کئی مرتبہ سن اور پڑھ چکا ہوں مگر میرے ذہن میں تو یہ باتیں نہیں آئیں آج پہلی بار اس بچے کی بات سن کر مجھے احساس ہوا کہ شاید میں نے یہ سنت آج پہلی دفعہ سیکھی ہے میں نے اس بچے کو اپنے سینے سے لگا لیا اور اس کو خوب دعائیں دیں۔ واقعی بہترین تربیت ہی بہترین صدقہ جاریہ ہے اللہ پاک ہم سب کو اپنے بچوں کی ایسی ہی تربیت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

صدقہ کا بہترین زمانہ

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ صدقہ اجر وثواب میں سب سے بڑھ کر ہے جو تم صحت وتندرستی کی حالت میں دو جبکہ تمہیں دولت کی حرص، تنگ دستی کا خوف اور سرمایہ کاری کی خواہش ہو۔

☆ صدقہ دینے میں اتنی تاخیر نہ کرو کہ روح حلق تک آ پہنچے اور پھر تم آخری وقت میں کہو کہ فلاں کو اتنا صدقہ دے دو اور فلاں کو اتنا، حالانکہ اب وہ مال تو وارثین کا ہو چکا۔

(صحیح بخاری)

برکت حاصل کرنے کی کوشش

اسید احمد

شرفو سبزی والے نے ٹھیلے کو جھاڑ پونچھ کر صاف کیا اور پھر ترتیب سے سبزیاں سجانے لگا۔ لوکی، گول اور لمبے بیگن، سیم کی پھلیاں، بند اور پھول گوبھی اور ٹماٹر اور بھنڈیوں کو خوب اچھی طرح سجا کر آلو، پیاز وغیرہ لگانے لگا غرض ٹھیلا مختلف قسم کی سبزیوں سے سجا ہوا تھا۔

شرفو نے ہلکا ہلکا پانی چھڑکا جس کی وجہ سے خوبصورت سبزیوں پر موتی چمکنے لگے اور شرفو اپنے ٹھیلے کو دیکھ کر خوش ہو گیا۔

اس نے ترازو کے ساتھ رکھے لکڑی کے ڈبے کو درست کیا اور اپنے گھر والوں کو سلام کرتا ہوا اللہ کا نام لیکر گھر سے باہر نکل گیا۔

آلو بھی ہے پیاز بھی ہے گوبھی، بھنڈی بھی اچھی اور سستی لے لو شرفو نے گلی گلی پھر کر آواز لگانا شروع کر دی، ظہر کی اذان تک اس کی آدھی سے زیادہ سبزی بک چکی تھی اور اس کا لکڑی کا ڈبہ سرخ، ہرے، نیلے نوٹوں سے بھر چکا تھا۔

شرفو سبزیاں تو بہت اچھی لاتا تھا اس لئے اس کی سبزیاں بکتی بھی بہت تھیں مگر اس میں خرابی یہ تھی کہ وہ تولنے میں ڈنڈی مارتا تھا اور ایسے انداز سے تولتا تھا کہ سامنے والا سمجھتا تھا کہ اس نے جھکتا ہوا اور زیادہ ہی تولا ہے مگر وہ درحقیقت ہاتھ کی صفائی دکھاتا تھا ترازو کی سیٹنگ ہی اس نے ایسی کی تھی کہ خریدار کو اندازہ ہی نہیں ہوتا تھا یہی وجہ تھی کہ اللہ رب العزت نے اس کے ڈبے میں سے برکت اٹھالی تھی ساری سبزی بک جانے پر اس کا ڈبہ تو نوٹوں سے بھر جاتا تھا مگر برکت سے خالی رہتا تھا۔

آج بھی شام ڈھلے خالی ٹھیلے کو دھکیلتا ہوا گھر میں داخل ہوا اور صحن کے کونے میں ٹھیلا کھڑا کر کے صحن میں رکھی چارپائی پر بیٹھتے ہوئے ڈبہ اپنی بیوی کو پکڑاتے ہوئے کہنے لگا۔ لو بھئی کل کی سبزی کے پیسے نکال کر باقی خرچ کیلئے رکھ لو۔

''اتنے سے پیسے...'' سبزی کے پیسے نکالنے کے بعد اتنے پیسے نہیں بچتے کے گھر کا خرچہ صحیح چل سکے۔ بیوی نے ڈبے میں سے پیسے نکالتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

ہیں ہیں کیا کہا؟؟ تو میں اور کیا کروں سارا دن تو گلی گلی خوار ہوتا پھرتا ہوں پورا ڈبہ نوٹوں سے بھرا ہوا ہے پھر بھی تو کہہ رہی ہے ''اتنے سے'' شرفو غصے سے چارپائی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

ہاں یہ تو ہے تو غصہ نہ کر میں تو کہتی ہوں برکت ہی اٹھ گئی ہے کسی چیز میں برکت ہی نہیں رہی۔ شاید کہیں کوئی غلطی ہو رہی ہے پہلے تو ایسا نہیں ہوتا تھا۔ شرفو کی بیوی بڑبڑاتی ہوئی بولی۔

حماد کے ابا ایک بات تو بتاؤ دیکھو ناراض نہ ہونا! تم سبزی پوری تول کر تو دیتے ہو نا کمی تو نہیں کرتے نا؟ شرفو کی بیوی نے ڈرتے ڈرتے کہا:

کیا میں تجھے چور نظر آتا ہوں؟ تو مجھے ایسا سمجھتی ہے؟ شرفو غصے سے کھڑا ہو گیا۔

نہیں نہیں میں تو ایسے ہی کہہ رہی تھی کہ شاید غلطی سے یا ترازو کی خرابی کی وجہ سے ایسا ہو جاتا ہو کیونکہ اتنی محنت کرتے ہو۔ سبزی بھی تمہاری سب بک جاتی ہے ڈبہ بھی بھرا ہوا ہوتا ہے اور ہم کوئی فضول خرچی بھی نہیں کرتے اور بظاہر اتنے پیسے بھی ہوتے ہیں کہ ہمارا گزارا اچھا ہونا چاہئے پھر کیوں نہیں ہوتا۔ یہ کہتے ہوئے شرفو کی بیوی کھانا نکالنے کیلئے باورچی خانے کی طرف بڑھ گئی اور شرفو کو سوچ میں گم چھوڑ گئی۔

شرفو سوچنے لگا کہ کہہ تو صحیح رہی ہے پھر اس کے سامنے اپنا ترازو گھوم گیا پھر اس نے سوچا کہ چلو کل اس بات کو بھی آزما کر دیکھتے ہیں کہ واقعی برکت کوئی چیز ہے بھی یا نہیں۔

اگلے دن اس نے بڑی ایمانداری سے سبزی فروخت کی جس کی وجہ سے وہ جلدی بھی فارغ ہو گیا مگر اس کا ڈبہ پورا نہ بھر سکا مگر اس کے دل میں ایک سکون سا تھا اور جب گھر پہنچ کر اس کی بیوی نے بھی ڈبے سے پیسے نکالے تو کوئی بدمزگی والی بات نہ بولی بلکہ کہنے لگی کیا بات ہے آج جلدی بھی آ گئے اور تھکے ہوئے بھی نہیں لگ رہے بلکہ ہشاش بشاش لگ رہے ہیں۔

شرفو نے کہا ہاں آج میں نے پیسے زیادہ کمانے کے بجائے برکت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور مجھے امید ہے کہ تیرے خرچے ان پیسوں میں پورے ہو جائیں گے۔

شرفو کی بیوی کچھ نہ سمجھتے ہوئے سر ہلاتی ہوئی شرفو کیلئے کھانا نکالنے چل دی اور شرفو نے سکون سے سر تکیے پر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔

نیا موبائل

عائشہ صدیقہ

”ٹنگ ٹانگ“

دروازے کی گھنٹی بجی

کون ہے؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خالہ جان میں ہوں سعید، عمیر ہے گھر میں؟

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہاں بیٹا! عمیر ہے اپنے کمرے میں تم آجاؤ اندر۔

حسینہ بیگم نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا

خالہ جان کیا بات ہے آج عمیر عصر کی نماز پڑھنے بھی نہیں آیا اور کھیلنے بھی نہیں آیا طبعیت تو ٹھیک ہے اس کی؟

ارے بیٹا! اپنے کمرے میں ہی ہے عمیر تم خود ہی جا کر دیکھ لو کس کام میں مصروف ہیں صاحبزادے۔ حسینہ بیگم نے کچھ ناراضگی کے سے انداز سے کہا

اچھا خالہ جان میں دیکھتا ہوں سعید نے ادب سے کہا اور عمیر کے کمرے کی طرف بڑھ گیا

☆☆☆☆☆☆

ٹھک ٹھک۔۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا میں اندر آسکتا ہوں سعید نے عمیر کے کمرے کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے کہا:

ہاں ہاں آجاؤ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عمیر نے چونک کر اپنے بستر سے اٹھتے ہوئے کہا۔

کیا بات ہے بھئی خیریت تو ہے آج نماز میں بھی نہیں آئے اور کھیلنے بھی نہیں آئے طبعیت تو صحیح لگ رہی ہے کسی کام میں مصروف ہو گیا؟

ہاں! اچھا ہوا تم آگئے یہ دیکھو میرا نیا موبائل اینڈرائیڈ موبائل ٹچ اسکرین والا، اس میں بہت سارے فیچرز ہیں۔ عمیر نے خوش ہو کر کہا۔

اچھا دکھاؤ مجھے بھی کیا ہے اس میں۔

عمیر سعید کو اپنے نئے فون کی تفصیلات بتانے لگا۔

☆☆☆☆☆

عمیر اور سعید دونوں خالہ زاد بھائی تھے اور دونوں ہی اچھے کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور دونوں ہی گھرانے دین دار بھی تھے اور اپنے بچوں کی تربیت بھی اچھے انداز سے کی تھی دونوں گھرانوں کے بچے جہاں اچھی تعلیم حاصل کر رہے تھے وہیں نماز روزے کے بھی پابند تھے سعید اور عمیر ہم عمر ہونے کی وجہ سے نا صرف اچھے دوست اور کزن تھے بلکہ ایک جماعت میں بھی پڑھتے تھے نماز پڑھنے بھی ساتھ ہی جاتے اور کھیلتے بھی ساتھ ہی تھے یہ ہی وجہ تھی کہ جب سعید نے عمیر کو عصر کی نماز اور اس کے بعد میدان میں نا پایا تو اس کی خیریت پوچھنے اس کے گھر چلا آیا۔

عمیر ویسے تو بہت اچھا بچہ تھا لیکن اس کے اندر ایک گندی عادت تھی اور وہ تھی ''حرص'' جہاں وہ کسی کے پاس کوئی چیز دیکھتا اس کو بھی اس بات کی حرص ہو جاتی کہ میرے پاس بھی یہ چیز ہو اور اس کے لئے وہ خوب ضد بھی کرتا تھا عمیر کے والد اسلم صاحب کا کیوں کہ ایک اچھا بزنس تھا اور عمیر بھی ان کا ایک ہی بیٹا تھا اس لئے وہ اس کی خواہش کو پورا کر دیا کرتے تھے اور ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ جس چیز کی ضد کرتا تھا مل جانے کے بعد اس کی حفاظت بھی کرتا اسکا صحیح استعمال بھی کرتا اور اس چیز کی وجہ سے اسکی پڑھائی اور نماز وغیرہ کے معمولات بھی متاثر نہیں ہوتے تھے اس لئے بھی اسلم صاحب اس کی ضد کو پورا کر دیا کرتے تھے اور اس کی والدہ بھی اسی وجہ سے منع نہیں کرتی تھیں کچھ دن پہلے اس نے اپنے ایک دوست کے پاس اینڈرائیڈ موبائل دیکھ لیا تھا جس کی وجہ سے اس کی ضد تھی کہ مجھے بھی ایسا ہی موبائل دلوایا جائے حالانکہ اسکے پاس پہلے ہی ایک موبائل موجود تھا جو اینڈرائڈ اور ٹچ والا تو نہیں تھا مگر پھر بھی اچھا موبائل تھا۔ اسلم صاحب نے بھی کچھ حیل وحجت کے بعد اس کی ضد پوری کر دی تھی حالانکہ اس کی والدہ حسینہ بیگم نے مخالفت بھی کی تھی کہ ابھی یہ چھوٹا ہے اس کو ابھی نہ دلوائیں۔

☆☆☆☆

عمیر تمہارا موبائل تو بڑا اچھا ہے مگر یار اس کی وجہ سے تمہیں نماز اور کھیل تو نہیں چھوڑنا چاہئے تھا سعید نے عمیر کو سمجھایا

ہاں یار وہ بس آج ہی آیا ہے نیا ہے اس کے فنکشن دیکھنے میں اتنا مگن ہوا کہ وقت کا پتا ہی نہیں چلا اب کیونکہ میں اسے سیکھ چکا ہوں اس لئے اب ایسا نہیں ہوگا ۔عمیر نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

لیکن ایسا ہو نہ سکا عمیر موبائل میں اتنا مصروف رہنے لگا کہ اس کی پڑھائی بھی متاثر ہونے لگی نمازیں بھی جماعت سے چھوٹنے لگیں۔خاص طور پر فجر کی نماز تو دیر سے سونے کی وجہ سے اکثر ہی چھوٹنے لگی قرآن کریم پڑھے ہوئے بھی اسے کافی دن ہو گئے تھے۔اس کی والدہ اس کی طرف سے کافی پریشان تھیں اس کو بار بار سمجھا رہی تھیں لیکن وہ ہر بار وعدہ کرتا مگر پھر موبائل میں گم ہو کر اپنے وعدے کو پورا نہیں کر پا رہا تھا۔

اس کے برخلاف سعید کے اندر یہ عادت نہیں تھی وہ کسی چیز کی حرص نہیں کرتا تھا بلکہ کسی بھی چیز کے فائدے اور نقصان کو اچھی طرح دیکھتا سمجھتا اور پھر ہی اس چیز کو لیتا تھا جس کا وہ صحیح استعمال بھی کر سکے۔ یہ ہی وجہ تھی کہ اس نے بھی اپنے دوست کے پاس اینڈرائیڈ موبائل دیکھا اور عمیر کے پاس بھی دیکھا لیکن اس نے مانگنے کی ضد نہیں کی کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ ابھی یہ موبائل اس کی ضرورت سے زیادہ ہے اور اس کی وجہ سے اس کی پڑھائی متاثر ہو سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

سعید اپنی پڑھائی میں مشغول رہا اور عمیر اپنے موبائل میں یہاں تک کہ سالانہ امتحان کا وقت آ گیا اور عمیر اور سعید دونوں نے ہی امتحان دے دیئے آخری پرچے والے دن کچھ بچوں کے چہروں پر اطمینان تھا تو کچھ پریشان بھی تھے۔

☆☆☆☆☆

آج عمیر اور سعید کا امتحانی نتیجہ تھا دونوں ہی پر امید تھے کہ انکی پوزیشن پہلے کی طرح آئے گی مگر جب نتیجہ آیا تھا تو سعید نے حسب معمول پہلی پوزیشن حاصل کی تھی جب کہ عمیر بڑی مشکل سے صرف پاس ہوا تھا۔

نتیجے کے بعد عمیر کلاس میں جا کر رونے لگا اور سعید سے کہنے لگا پتا نہیں کیا ہوا اس سے پہلے تو میرے ایسے کم نمبر کبھی نہیں آئے؟

سعید نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی اور دوسرے ہاتھ میں رومال لیکر اس کے آنسو صاف کئے اور کہنے لگا میرے بھائی کیا تم جاننا چاہو گے اپنے نمبر کم آنے کی وجہ اور اس میں تمہیں سراسر اپنی ہی غلطی نظر آئے گی

وہ کیا؟ عمیر نے حیران ہو کر کہا

دیکھو جب تم عام موبائل استعمال کم کرتے تھے تو تمہارے نمبر اچھے آتے تھے لیکن اس بار تم نے بے جا وقت اس اینڈ رائیڈ موبائل میں لگایا اور پڑھائی پر توجہ نہ دی اور ساتھ ہی نمازوں کو قضا کر کے اللہ میاں کو بھی ناراض کیا، والدین کی بات سنی ان سنی کر کے ان کو بھی ناراض کیا اور کھیل کود چھوڑ کر اپنی صحت کا بھی نقصان کیا ان تمام وجوہات کی وجہ سے آج تمہارا نتیجہ بھی صحیح نہیں آیا۔

عمیر نے سعید کی بات سن کر سر جھکا لیا اور کہنے لگا واقعی میں نے غلط کیا اب ان شاء اللہ میں موبائل کا استعمال صرف ضرورت کی حد تک کر دوں گا بلکہ وہ ہی اپنا پرانا موبائل لے لوں گا تا کہ میرا اللہ، میرے ماں باپ مجھ سے ناراض نہ ہوں اور میری صحت بھی صحیح رہے اور اگلے سال میں اپنی کھوئی ہوئی پوزیشن بھی حاصل کر سکوں۔

ہاں میرے بھائی بات یہ ہے کہ ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی اس لئے ہر چیز کی حرص نہیں کرنی چاہئے بلکہ یہ دیکھنا چاہئے جو چیز ہمیں اچھی لگ رہی ہے وہ فی الوقت ہمارے لئے فائدے مند بھی ہے یا نہیں اب دیکھو تمھاری ضرورت عام موبائل سے پوری ہو رہی تھی لیکن تم نے بے جا ضد کر کے ایک ایسا موبائل حاصل کر لیا جو فی الوقت تمہاری ضرورت نہیں تھی جس کی وجہ سے تمہیں یہ سارے نقصانات اٹھانے پڑے ۔

تم نے بالکل صحیح کہا میرے بھائی اللہ تمہیں خوش رکھے کہ تم نے مجھے اتنی اچھی بات بتائی اور مجھے میری غلطی بھی سمجھائی اب ان شاء اللہ ایسی غلطی نہیں ہوگی۔

عمیر کی بات پر دونوں دوست مسکرانے لگے۔

بندی پہلوان

وقار محسن

اچھے بھلے نام ''بنیاد علی خان'' کے بجائے وہ میرے آبائی گاؤں اوجھاری میں ''بندی'' کے نام سے شیطان کی طرح مشہور تھے۔ اس کے علاوہ ہمارے گاؤں کی چند دیگر ناپسندیدہ روایات میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اکثر لوگوں کو ان کے اصل نام کے بجائے ان کے لقب یا اضافی نام سے پکارا جاتا تھا۔ مثال کے طور پر گاؤں میں بشیر نام کے تو کئی لوگ تھے لیکن بشیر رینکا کی الگ ہی ہستی تھی۔ اسی طرح ہانپو لطیف، کلوا دیو، پلپلی اشرف، پھینکو حمید، جمشید ڈاک گاڑی، شاکر چھوڑو، ہدی خاں ہیکڑ، سونگھا جلیل وغیرہ۔ بندی پہلوان کے والدین نے ٹاٹ شاہ کی درگاہ پر ان کی صحت اور تعلیم کی منت مانگی اور ان کا بایاں کان چھدوا کر ننھی سی سونے کی بالی ڈال دی جس کو انہوں نے پہلی فرصت میں بیچ کھایا۔ پست قد، رنگ سیاہ، گٹھا ہوا جسم، درخت کی چھال جیسی کھردری کھال اور ویسی ہی آواز۔ چاند کی طرح ہمیشہ گھٹی رہتی، جب ہنستے تو حلق کا کوا صاف کائیں کائیں کرتا نظر آتا۔ بندی پہلوان اوجھاری کی کلاسیکی شخصیات میں سے ایک تھے۔ ہماری کہانی کے یہ ہیرو یوں تو ہرفن مولا تھے مثلاً پلمبرنگ، بڑھئی کا کام، چارپائیوں کی بنائی کھیتوں کی سنچائی وغیرہ لیکن ان کا آبائی اور مستقل پیشہ چوری تھا۔

اوّل تو گاؤں کی آبادی غریب لوگوں پر مشتمل تھی، جن کی کل کائنات گھریلو استعمال کے برتنوں کے علاوہ مویشی تھے۔ اس کے علاوہ بندی پہلوان کا یہ اصول تھا کہ کبھی کسی قیمتی شے پر ہاتھ نہیں ڈالتے تھے۔ ان کی وارداتیں لوٹا، گلاس، کٹورا، بالٹی، آٹے یا گڑ کی بوری، انڈوں پر بیٹھی مرغی بمع انڈوں تک محدود ہوتیں۔

اس زمانے میں چوریاں دو طریقے سے ہوتی تھیں۔ کچے مکانوں کی پانچ چھ فٹ کی دیوار پھاند کر کارروائی کی جاتی یا پکے مکانوں میں نقب لگا کر اتنا چوڑا سوراخ کیا جاتا تھا جس میں سے نقب لگانے والا لیٹ کر داخل ہو جائے اور عام سائز کا صندوق اور دیگر سامان آسانی سے پار کر لیا جائے۔ بندی کو نقب لگانے میں مہارت تھی، ایک ایک اینٹ بالکل ثابت صفائی سے نکال کر بڑے

سلیقے سے دیوار سے لگا کر رکھ دیتے تاکہ صبح کو دیوار کا وہ چھید پُر کرنے میں دشواری نہ ہو۔ اکثر اس کام کے لئے بھی ان کی خدمات حاصل کرنا پڑتی تھیں۔

آپ سوچتے ہوں گے کہ گاؤں والوں نے جانتے بوجھتے ان کو بے لگام کیوں چھوڑا ہوا تھا۔ کچھ لوگوں نے شروع شروع میں ان کی پٹائی بھی کی اور پولیس کے حوالے بھی کیا لیکن پورا دن انہوں نے سارے تھانے والوں کی ایسی زبردست مالش کی کہ انہوں نے ان کو ڈانٹ ڈپٹ کر چھوڑ دیا۔ اس کے علاوہ شادی بیاہ کے موقعوں پر سارے انتظامات میں ان کی پیشوائی، گھروں میں سودا سلف لانے کی ذمہ داری اور کھیتوں پر رضا کارانہ خدمت کے لئے ہر کسی کو بندی پہلوان کی ضرورت پڑتی۔

گاؤں میں ہر شخص کی تاریخ کے علاوہ ان کو ہر گھر کا جغرافیہ بھی اچھی طرح ذہن نشین تھا۔ وہ کمرے یا کوٹھڑی کے عین اس جگہ نقب لگاتے جہاں سے مال غنیمت با آسانی پار کیا جا سکے۔ صرف ایک بار ان سے چوک ہو گئی تھی، جب وہ مولوی کلی کے مکان میں نقب لگاتے وقت کمرہ سے ملحق بیت الخلاء میں عین اس وقت نقب لگا بیٹھے جب مولوی صاحب قدمچے پر رونق افروز تھے۔ جب پہلی اینٹ نکلی تو مولوی صاحب نے ......ہش ہش...... ہونہہ ہونہہ...... کر کے تنبیہ کی۔ دوسری اینٹ کے اخراج پر چلو میں پانی لے کر خالی جگہ میں چھپا کا مارا۔ اس کے بعد بھی کارروائی نہیں رکی اور سرد ہوا ان کی کمر کو سہلانے لگی تو دانت کچکچا کے بولے: ''ابے بندی! کیا تو ہے؟ نہ مانے گا تو ابھی باہر آ کر جوتی پھیروں گا۔''

اس وارننگ کے بعد بندی نے نہایت اطمینان سے نہ صرف ایک ایک اینٹ سلیقے سے اپنی جگہ رکھ دی بلکہ اگلے دن آ کر اسے سیمنٹ سے پکا بھی کر دیا۔

ایک دن بندی کے کسی شاگرد نے خبر دی کہ بابو ٹیلر ماسٹر کے سب گھر والے پڑوسی گاؤں ایک شادی کی تقریب میں گئے ہوئے ہیں اور بابو گھر پر اکیلا ہے۔ بندی کو معلوم تھا کہ بابو مٹھی بھر، جھینگا سا افیمی آدمی ہے اور سرِ شام گھوڑے گدھے بیچ کر سو جاتا ہے۔ شدید حبس اور گرمی کی اس رات کو جب بندی دیوار پھاند کر گھر میں داخل ہوئے تو بابو کچے فرش پر چٹائی بچھائے خراٹے لے رہے تھے۔ بندی نے بابو کی چٹائی کے برابر ہی اپنی چادر بچھا دی تاکہ اندر سے مال غنیمت اکٹھا کر کے گٹھری بنا کر لے جا سکے۔ برآمدے میں ایک خستہ حال جھلنگے پلنگ اور چکی کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ بندی پیچھے والے کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں بھی لحاف گدے رکھنے والے لکڑی کے صندوق اور کباڑ

کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ بندی بابو بڑبڑاتے باہر آئے۔ مجبوراً ان کو چولہے پر رکھے توے اور چندر کا بیوں اور ایک پیتل کے تسلے پر اکتفا کرنا پڑا۔ جب وہ سامان چادر میں باندھنے کے لئے باہر آئے تو وہاں کا منظر دیکھ کر ان کا پارہ مزید چڑھ گیا۔ بابو ماسٹر نیند میں کروٹیں بدلتا ہوا اپنی چٹائی سے بابو کی چادر پر لڑھک آئے تھے اور با آواز بلند خراٹے لے رہے تھے۔ بندی نے بے بسی سے بابو کو دیکھا اور پیر پٹختے ہوئے دروازہ کی طرف چل دیئے۔ پیچھے سے بابو کی نیند سے بوجھل آواز آئی: ''ابے کیا بندی ہے؟''

''ہاں چاچا! میں ہی ہوں۔''

''بھیا! ذرا دروازہ بھیڑتا جا۔''

''کھلا رہنے دو چچا کوئی دوسرا آئے گا تو تکیہ دے جائے گا۔'' بندی نے جلے ہوئے لہجے میں کہا۔

اگلے دن جب بندی کنویں پر بیلوں کو پانی پلا رہے تھے تو بابو ادھر سے گزرے تو بندی کو اس کی چادر دیتے ہوئے بولے: ''ابے نالائق! کم سے کم وہ پیتل کا تسلہ تو چھوڑ دیتا۔ میری اماں کی نشانی تھی۔''

''چچا! وہ میں صبح ہی کلو دھوبی کو بیچ آیا۔''

''ارے گدھے! کتنے میں دے آیا؟''

''اجی تول کے حساب سے دو روپیہ دیے اس نے۔''

بے چارہ بابو ڈھائی روپے دے کر اماں کی نشانی واپس لایا۔

ایک طویل عرصے کے بعد پچھلے سال میرا اوجھاری جانا ہوا، پورے گاؤں کا نقشہ ہی بدل گیا۔ بندی پہلوان حیات ہیں، بہت ضعیف ہوگئے ہیں۔ کمر جھکائے لاٹھی ٹیکتے ہوئے مجھ سے ملنے آئے۔ موڑھے پر اکڑوں بیٹھ کر اپنے مخصوص انداز میں مٹھی میں حقہ دبا کر گڑ گڑاتے رہے۔ اپنی جوانی کی مہمات اور وارداتوں کو یاد کر کے آبدیدہ ہوگئے۔ ان کے جانے کے بعد میں کافی دیر تک چارپائی پر لیٹا اخبار پڑھتا رہا۔ مغرب کی نماز کے لئے جب اٹھا تو معلوم ہوا کہ پلنگ کی پٹی کے نیچے سے میرے جوتے غائب تھے حالانکہ سامنے تپائی پر رکھا ہوا میرا پرس جس میں معقول رقم تھی محفوظ تھا۔ بندی پہلوان آج بھی اپنے اصولوں پر کاربند تھے۔

ایک بوڑھے نے اپنے تینوں بیٹوں کو اپنے پاس بلا کر اپنی تمام نقدی جائیداد کو برابر اُن میں تقسیم کر دیا اور ایک بیش قیمت ہیرا دکھلا کر کہا اس کا مستحق وہ بیٹا ہوگا جو میری زندگی کے بقیہ ایام میں سب سے اچھا کوئی نیکی کا کام کرے گا، کچھ عرصہ کے بعد ایک لڑکے نے آ کر کہا کہ اب وہ ہیرا مجھے دیجیئے۔ بوڑھے نے پوچھا کہ کس نیکی کے عوض تم یہ ہیرا طلب کرتے ہو؟ لڑکے نے کہا کہ ایک شخص نے پانچ ہزار روپے میرے پاس بطور امانت رکھے تھے اس کے متعلق نہ کوئی تحریر تھی اور نہ ہی گواہ تھا۔ اس شخص کے واپس آنے اور امانت طلب کرنے پر میں نے اس کی پانچ ہزار روپے کی امانت اس کو واپس کر دی۔ حالانکہ اگر میں انکار کر دیتا تو وہ میرا کچھ نہ بگاڑ سکتا تھا۔ اس سے بڑھ کر نیکی کا کام اور کیا ہوسکتا ہے؟ بوڑھے نے ہنس کر کہا کہ نیکی کا یہ ایک معمولی کام ہے جس کو کچھ اہمیت نہیں دی جاسکتی۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہ تم ایک گناہ سے بچ گئے اگر دوسرے دونوں لڑکوں نے میری زندگی میں اس سے زیادہ اچھا کام نہ کیا تو مرتے وقت یہ ہیرا تم کو دے دوں گا۔

چندروز کے بعد دوسرا لڑکا بوڑھے کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ ہیرا طلب کیا بوڑھے نے پوچھا کس نیکی کے عوض؟ لڑکے نے جواب دیا کہ دریا نہایت طغیانی پر تھا اتفاقاً ایک لڑکا پل سے گر گیا، اس کے ماں باپ اور دیگر سینکڑوں اشخاص میں سے کسی کو اس کے نکالنے کا حوصلہ نہ ہوا میں نے اپنی جان کو صریح خطرے میں ڈال کر بڑی مشکل کے ساتھ اس لڑکے کو زندہ نکالا۔ اس سے بڑھ کر نیکی اور قربانی کی اور کیا مثال ہوسکتی ہے؟ بوڑھے نے ہنس کر کہا کہ ہمدردی اور انسانیت کا یہ ایک معمولی فعل ہے اور اگر تیسرے بیٹے نے اس سے بہتر کوئی کارنامہ نہ دکھلایا تو یہ ہیرا تم کو دے دیا جائے گا۔

چندروز کے بعد تیسرا لڑکا باپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بخلاف دونوں بھائیوں

کے ہیرا تو طلب نہ کیا البتہ اپنی کارگزاری یوں بیان کی کہ میرا ایک جانی دشمن نشہ،شراب سے مخمور پہاڑ کے ایک غار کے منہ پر اس طریقے سے بے ہوش پڑا تھا کہ ادھر ادھر ذرا سی حرکت کرنے پر وہ اس قدر بلندی سے گر کر ضرور مر جاتا۔ باوجود اپنا جانی دشمن جاننے کے میں نے اس کو اٹھایا اور اپنے منہ کو میں نے کپڑے سے ڈھانپ لیا تا کہ اگر وہ جاگ جائے تو میری صورت پہچان کر شرمندہ نہ ہو اور رات کی تاریکی میں اپنی پشت پر اٹھا کر اس کو اس کے گھر چھوڑ آیا۔

بوڑھے نے بلا تامل وہ ہیرا اس کے حوالے کیا اور کہا کہ درحقیقت تیری نیکی قابل صد ہزار ستائش اور حقیقی نیکی ہے اور اس ہیرے کا تم سے زیادہ کوئی مستحق نہیں ہو سکتا۔

نتیجہ یہ کہ نیکی وہی ہے جو دشمنوں اور برے لوگوں کے ساتھ کی جائے ورنہ

بدی رابدی سہل باشد جزا

اگر مروی احسن الیٰ من اسا

ترجمہ: برائی کا بدلہ برائی سے دینا تو آسان ہے لیکن اگر مرد ہو تو برائی کرنے والے سے اچھائی کرو۔

مساجد کی تعمیر وضروریات میں حصہ ملانے والے

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ رب العزت قیامت کے دن پکاریں گے میرے پڑوسی کہاں ہیں؟ میرے پڑوسی کہاں ہیں؟

فرشتے کہیں گے: اے ہمارے رب! آپ کا پڑوسی ہونا کس کو زیب دیتا ہے؟

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرمائیں گے: مسجدوں کو تعمیر کرنے اور اعمال سے آباد کرنے والے کہاں ہیں۔ (الجامع الکبیر للسیوطی)

❁ زمانے کی گردش سے دل شکستہ ہو کر نہ بیٹھ، اس لئے کہ صبر اگرچہ کڑوا ہے لیکن اس کا پھل میٹھا ہے۔

❁ مصیبت، صبر اور ایمان کا امتحان لینے آتی ہے، مایوسی کمزور ایمان کی دلیل ہے۔

❁ جو شخص دوسرے کے غم سے بے غم ہے آدمی کہلانے کا مستحق نہیں۔

❁ دشمن سے ہمیشہ بچو اور دوست سے اس وقت جب وہ تمہاری تعریف کرنے لگے۔

❁ اگر چڑیوں میں اتحاد ہو جائے تو وہ شیر کی کھال اتار سکتی ہیں۔

❁ شیریں کلام اور نرم زبان انسان کے غصے کی آگ پر پانی کا سا اثر کرتی ہے۔

❁ نیک بخت وہ ہے جو عمر کو غنیمت جان کر اسے یادِ خداوندی میں صرف کر دے۔

❁ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ شریعت کی ترویج اور احکامِ الٰہی کے فروغ کیلئے کوشش کی جائے۔

❁ دوسروں کی خدمت میں عظمت ہے۔ غریب پروری سب سے بڑی عبادت ہے۔

❁ جو شخص لوگوں سے کنارہ کشی کرتا ہو تو اس سے ملو اور جو شخص لوگوں سے ملنے کا عادی ہو اس سے کنارہ کشی اختیار کرو۔

❁ اپنے تھوڑے مال پر قانع رہو اور دوسرے کے مال پر بری نظر مت ڈالو۔

❁ سرداری سچائی میں، فخر فقر میں، بزرگی قناعت میں، سربلندی عمر میں اور نسبت پرہیزگاری میں ہے، ضرورتیں کم کرو گے تو راحت پاؤ گے۔

❁ اس میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کی محبت نہیں رکھتا۔

❁ تم نے اپنے آپ کو کیوں بھلا دیا، یہی سب سے بڑی غفلت ہے۔

❁ بدی سے توبہ کرو اور بدنام سے سبق سیکھو اور نیکی کو پوشیدہ رکھو۔

❁ بزرگانِ دین کی زندگی سامنے رکھ کر ہی بہترین زندگی گزاری جاسکتی ہے۔

- مسلمان کے لئے جائے پناہ صرف قرآن پاک ہے۔
- دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں ہے جو کسی قوم کو زندگی کے حق سے محروم کردے۔
- جس گھر میں تعلیم یافتہ اور نیک ماں ہو، وہ گھر تہذیب و انسانیت کی درسگاہ ہوتا ہے۔
- انسان کی حقیقی عظمت کا جائزہ اس کے اعمال سے لیا جاسکتا ہے۔
- اعتماد ہی زندگی کی متحرک قوت ہے۔
- ظاہری ٹیپ ٹاپ کے بجائے علم و اخلاق کے ذریعہ اندرونی زیبائش میں کوشش کرو۔
- کبھی کبھی رولیا کرو اس سے تمہیں چند لمحے سکون مل جائے گا۔
- شکست فتح کا زینہ ہے، اگر جیتنا ہے تو ہارے چلے جاؤ۔
- اپنی مدد آپ کامیابی کا سب سے بڑا اصول ہے۔
- جس نے اپنے آپ کو پسند کیا، وہ برباد ہوا۔
- تین قوانین کی پابندی لازم ہے: قانونِ قدرت، قانونِ شریعت اور قانونِ سلطنت۔
- قطرے اپنے استقلال سے چٹان میں سوراخ کرسکتے ہیں۔
- بڑا بننے کے واسطے پہلے چھوٹا بنو کیونکہ بڑی عمارتیں جب بنتی ہیں تو ان کی بنیادیں چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے بنتی ہیں۔
- نادار کا ایک درہم کا صدقہ بہتر ہے دولت مند کے ایک لاکھ درہم کے صدقے سے۔
- خوداعتمادی، خودشناسی اور خودضبطی انسان کی زندگی کو کامل بنادیتی ہے۔
- دنیا سے احتراز کرنے والا زاہد ہے اور اپنی قسمت پر پرشاکر رہنے والا بھی زاہد ہے۔
- خوشی سب سے پہلے صحت سے ہے۔
- محنت ایک پھول ہے جو کبھی نہیں مرجھاتا۔
- بادشاہ وہ ہے جو اپنے دل کو اختیار میں رکھے۔
- نیکی یا احسان کرکے معاوضے کی تمنا نہ رکھو۔
- فائدہ نہ پہنچا سکو تو کسی کو نقصان بھی نہ پہنچاؤ۔
- مصیبت کی جڑ کی بنیاد انسان کی گفتگو ہے۔

☆ باپ: بیٹے آپ کی مس نے مجھے بتایا کہ آپ تاریخ میں بالکل صفر ہیں۔
بیٹا: کیا کروں، ابو! وہ اُن لوگوں کے بارے میں پوچھتی ہیں جو میرے پیدا ہونے سے بہت پہلے مر گئے تھے۔

☆☆☆

☆ مریض: ڈاکٹر صاحب میری گردن لوہے کے پائپ کی طرح سخت ہوگئی ہے۔ سر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اُس میں سیسہ بھرا ہوا ہے اور ناک تو بالکل بند ہے۔
ڈاکٹر: آپ کسی پلمبر کے پاس جائیے۔

☆☆☆

☆ دو پہلوان اکھاڑے میں کشتی لڑ رہے تھے۔ مقابلہ بہت سخت تھا۔ اچانک ریفری نے ایک پہلوان سے چلا کر کہا: ''یہ ٹانگ مت مروڑو، بے وقوف۔''
''نہیں میں اسے توڑ کر ہی دم لوں گا۔'' پہلوان نے غصے سے کہا۔
لیکن یہ تو تمہاری اپنی ٹانگ ہے۔

☆☆☆

☆ ماسٹر صاحب: نسیم! بتاؤ ۱۸۷۶ء میں کون سا اہم واقعہ ہوا تھا؟
سر! قائداعظم پیدا ہوئے تھے۔
ماسٹر صاحب: شاباش۔ اچھا سلیم اب تم بتاؤ ۱۸۷۹ء میں کیا اہم واقعہ ہوا تھا؟
سلیم: سر! قائداعظم کی تیسری سالگرہ ہوئی تھی۔

☆☆☆

☆ گاہک: کل میں نے آپ کی دکان سے ہاتھی دانت کی کچھ چیزیں خریدی تھیں۔ دیکھئے، یہ تو پلاسٹک کی ہیں۔
دکاندار: دراصل بات یہ ہے جناب ہاتھی نے مصنوعی دانت لگوایا تھا۔

☆☆☆

☆ رفیق: مجھے دوسوروپے ادھار دے دیجئے۔

شفیق: ذرا اونچا بولئے، سنائی نہیں دے رہا۔

رفیق: زور سے دوسوروپے ادھار دے دیجئے۔

شفیق: کچھ سنائی نہیں دیا (حمید سے) آپ کو سنائی دے رہا ہے؟

حمید: جی ہاں۔

شفیق، تو پھر آپ دے دیجئے۔

☆☆☆

☆ میزبان (گیٹ کھول کر): آیئے، آیئے تشریف لایئے۔

مہمان: یہ آپ کا کتا بھونک رہا ہے۔

میزبان: یہ دُم بھی تو ہلا رہا ہے۔

مہمان: مگر میں اس کے منہ کا یقین کروں یا دُم کا۔

☆☆☆

☆ اسلم: شکر ہے میں فرانس میں پیدا نہیں ہوا۔

شاہد: کیوں؟

اسلیم: کیوں کہ میں فرانسیسی نہیں بول سکتا۔

☆☆☆

☆ ایک استاد بچوں کو پڑھا رہے تھے۔ انہوں نے بچوں سے پوچھا: تم سب نے اردو کی کتاب کا نواں باب پڑھ لیا ہے؟

یہ سن کر کلاس کے تمام بچوں نے ہاتھ اٹھا دیئے۔

استاد بولے: نالائقوں کیوں جھوٹ بولتے ہو، اردو کی کتاب میں صرف آٹھ باب ہیں۔

☆☆☆

☆ بےوقوف: ڈاکٹر صاحب! عینک لگا کر میں اخبار پڑھ سکوں گا ناں۔

ڈاکٹر صاحب: جی ہاں، بالکل۔

بےوقوف: پھر ٹھیک ہے ورنہ ان پڑھ کی زندگی بھی کوئی زندگی ہے۔

خوبصورت و خوب سیرت تحفہ

رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں میں اپنے عزیز و اقارب، دوست احباب کو رمضان کی آمد کی خوشی میں افطار پارٹی کے موقع پر اور مسجد میں بیٹھنے والے معتکفین کو ماہنامہ ''فلاحِ دارین''، ''جمعۃ المبارک، ''دعاؤں کا حصار''، ''خلاصۂ مضامین قرآن کریم'' کا تحفہ پیش کریں۔
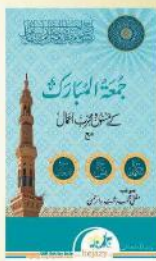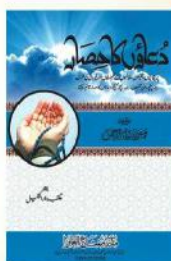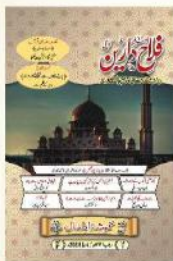
اس تحفہ کے ذریعہ آپ اس حدیث شریف کا مصداق بھی بنیں گے کہ ''ایک دوسرے کو تحفہ دو کہ اس سے آپس میں محبت بڑھے گی۔'' اور ساتھ ہی خیر کے کام میں معاونت کا ثواب بھی ملے گا۔

سیٹ حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں

مدرسہ مفتاح العلوم و جامع مسجد اسلامیہ

0334-3595001 - 0333-2173256

Monthly FALAH-E-DARAIN Karachi. Regd. # MC-1369